MONTHLY **OM** DELHI.

GUR BANI Number

JULY 1962



Guru Nanak Ji

Price 56 nP.

Editor :-GORAKH NATH NANDA

۷۵ و

ایک اونکار ست گور پرساد

رسالہ **اوم** دہلی

کا

گوروبانی نمبر

بابت ماہ جولائی ۱۹۶۲ء

رہ راس

(امرت بانی گورو نانک جی کی)

بمعہ ترجمہ

فقیر سرداری لال نگرتھ

قیمت :- ——————— ۵۶ نئے پیسے

نوٹ :- گورو پورنیما یعنی ویاس پوجا کے شبھ تہوار (مورخہ ۱۷ جولائی ۱۹۶۲ء بروز منگل) پر ہم "اوم" کے پاٹھکوں کو جگت گورو بابا نانک کی امرت بانی — رہ راس — مکمل بمعہ اردو ترجمہ از فقیر سرداری لال نگرتھ بھینٹ کرتے ہیں۔ آشا ہے کہ اوم کے پریمی اس نادر تحفہ سے مستفید ہونگے — ایڈیٹر

باہتمام شری گورکھ ناتھ نندہ ایڈیٹر پرنٹر پبلشر سنہ گلشن لیتھو پریس چاوڑی بازار دہلی سے چھپوا کر دفتر رسالہ اوم اجمیری گیٹ دہلی سے شائع کی

اوم

یہ گویا واقعاتِ بزمِ ہستی کا خلاصہ ہے
تماشا یوں دفعتہً خاموش اے شمعِ سحر ہونا

اپنی سورگباش فیقہ حیات

شریمتی مایا وتی نگرتھ

کی

مقدس اور مبارک روح کے نام

(فقیر نگرتھ)

گزارش

یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ جپ جی صاحب کی طرح رہراس جی کا پاٹھ بھی نیم پوروک کرنے کی آگیا ہے مگر دیکھا گیا ہے کہ بہت کم لوگ ہیں۔ جو گوروبانی کو سمجھتے ہیں۔ چنانچہ میں نے کوشش کی ہے۔ کہ گوروبانی کے پریمیوں کے لئے جپ جی صاحب کے بھاشیہ کی طرح رہراس جی کا بھی درست ترجمہ پیش کیا جائے۔ اور اگر میری یہ کوشش بار آور ثابت ہوئی تو میں اسے خوش نصیبی خیال کروں گا۔ تنگدلی روحانی مرض ہے۔ خدا اما اس سے اپنے دامن کو بچائیے۔ اس بھاشیہ کو بہ نظرِ تحقیق دیکھئے۔ جہاں کہیں کوئی فروگزاشت نظر آئے۔ اس سے فقیر کو مطلع فرمائیں ــــ نوازش ہوگی۔

ستگورو سب کا کلیان کریں

کالی کنڈ
ہردوار
۲۰ مئی ۱۹۶۰ء

فقیر سرداری لال نگرتھ

رہ راس

یہ فسوں ہے یا راس لیلا ہے — پردا جلوہ ہے جلوہ پردا ہے
رُو نمائی سے کم نہیں پردا — یہ تماشا بھی کیا تماشا ہے
گھر کیا دل میں آ کے آنکھوں میں — خوب پردہ نشیں کا پردا ہے
گاہے لیتا ہے چٹکیاں وہ شوخ — گاہے آ آ کے گدگداتا ہے
رُوپ سارے ہیں ایک نٹور کے — وُہ ہی گوپی وُہی کنہیا ہے
لیلا دھاری کے دم سے رونق ہے — ورنہ دُنیا تو محض صحرا ہے
ہر بپی وشش میں دیکھنا ہر کو — اے گھر میری راس لیلا ہے

نگمہ تھ بنزاری لال گھر

اک اونکار ست گُر پرساد

رہ راس

سودر، راگ آسا، محلہ ا

۱. سو در کیہا سو گھر کیہا جت بہ سرب سمالے
۲. واجے تیرے ناد انیک اسنکھا کیتے تیرے وادن ہارے
۳. کیتنے تیرے راگ پری سیوں کہن کیتنے تیرے گاون ہارے
۴. گاون تدھ نوں پون پانی بیسنتر گاوے راجہ دھرم دوارے
۵. گاون تدھ نوں چت گپت لکھ جانن لکھ لکھ دھرم وچارے
۶. گاون تدھ نوں ایسر برہما دیوی سوہن تیرے سدا سوارے
۷. گاون تدھ نوں اندر اندراسن بیٹھے دیوتیاں در نالے
۸. گاون تدھ نوں سدھ سمادھی اندر گاون سادھ بچارے
۹. گاون تدھ نوں جتی ستی سنتوکھی گاون تدھ نوں ویر کرارے
۱۰. گاون تدھ نوں پنڈت پڑھن رکھیسر جگ جگ بیدا نالے
۱۱. گاون تدھ نوں موہنیاں من موہن سرگاں مچھ پیالے
۱۲. گاون تدھ نوں رتن اُپائے تیرے اٹھ سٹھ تیرتھ نالے

۱۳۔ گاون تدھ نوں جو دھ مہابل سورا گاون تدھ نوں کھانی چار

۱۴۔ گاون تدھ نوں کھنڈ منڈل ورھبنڈا کر کر رکھے تیرے دھارے

۱۵۔ سیئ تدھ نوں گاون جو تدھ بھاون رتے تیرے بھگت رسالے

۱۶۔ ہور کیتنے تدھ نوں گاون سے میں چیت نہ آون نانک کیا و چارے

۱۷۔ سوئی سوئی سدا سچ صاحب ساچا ساچی نائی

۱۸۔ ہے بھی ہوسی جائے نہ جاسی رچنا جن رچائی

۱۹۔ رنگی رنگی بھاتی کر کر جنسی مایا جن اُپائی

۲۰۔ کر کر دیکھے کیتا اپنا جیوں تس دی وڈیائی

۲۱۔ جو تس بھاوے سوئی کرسی پھر حکم نہ کرنا جائی

۲۲۔ سو پاتسا ہو سا ہا پا تصاحب نانک رہن رجائی

شبدارتھ

۱۔ سرب — سرو۔ سب

جت — جہاں۔ جس جگہ

سو در کیہا سو گھر کیہا — وہ گھر اور در کیسا ہے۔ جہاں

جت بہ سرب سمالے — بیٹھ کر تو سب کی خبر گیری کر رہا ہے

نوٹ :۔ پرماتما کے رہنے کا نہ کوئی مکان ہے اور نہ کوئی خاص مقام۔ پھر یہ سوال؟ یہ سوال فقط استفہام انکاری ہے۔ نہ مالک کے مکان کا تعین اور نہ اُس کی رچنا کے توارد اور تسلسل کا تجزیہ ابھی تک ہو سکا ہے اور نہ ہوگا۔ بے شک سنتوں نے کہا ہے۔ کہ "دل خاص مقام اُس کا ہے وہ ہو تو یہیں ہو"۔ مگر یہ کیول بھو مکا کے طور پر ہے۔ وگرنہ حق یہ ہے۔ کہ جب نگاہ سے تعین کا پردہ اُٹھ جاتا ہے۔ تو وہ لامکان ہر سمت جلوہ آرا نظر آتا ہے۔ حقیقت نگر کی نظر میں نہ بُت اور بُت تراشی کی تخصیص رہتی ہے۔ اور نہ بت شکن کی جلوہ اور پردہ محض داستان بن کر رہ جاتے ہیں۔

۲۔ واجے — آوازیں۔ شبد

ناد — شبد

وادن ہارے — آواہن کرنے والے۔ پکارنے والے

واجے تیرے ناد انیک اسنکھا کیتے وادن ہارے — کیا جانے تجھے کتنے پکارنے والے ہیں کہ (آکاشس میں) ان گنت شبد اور بیشمار آوازیں سنائی دے رہی ہیں۔

۳۔ پری — پریہ۔ استری (بھاریہ) بھاؤ یعنی وہ حرکات جو نفس کلام کے اعتبار سے کام میں لائی جاتی ہیں

سیوں — سے۔ ساتھ

گاون ہارے — استتی کرنے والے۔ مہما گانے والے

کیتے تیرے راگ پری سیوں کہیں کیتے تیرے گاون ہارے — کتنے ہی تیری استتی گانے والے ہیں۔ جو بھاؤ کے ساتھ تیرا راگ کیرتن کر رہے ہیں۔

نوٹ :۔ سنگیت کاروں کی پری بھاشا میں کسی راگ کے انگ بھید کی جو چیائیں بھاریہ (استری) اور پتروں کا انومان آتا ہے۔ مثلاً مالکوس راگ کی پانچ استریاں اور نو پتر ہیں۔ جن کو عرف عام میں راگنی کا نام دیا جاتا ہے۔ گندھاری۔ کن کلی۔ دیو گندھاری۔ دھناسری اور سرد ہتی بھاریہ ہیں۔ مارو۔ محل۔ منجار بسنت۔ میگھ۔ گوسنگ۔ بیاد۔ آنند اور چندھار پتر ہیں۔

زیر نظر تک میں اگر پری کے معنی راگنی کے لئے جائیں۔ تو "راگ پری سیوں" کا مطلب ہوگا۔ راگ کو راگنی کے ساتھ یعنی راگ کو راگنی میں ملا کر تیرا کیرتن کر رہے ہیں۔ جو راگ ودیا کے اصول کے خلاف ہے۔ کیونکہ گیت ایک ہی طرز میں گایا جاتا ہے راگ میں یا راگنی میں۔ چنانچہ بھو پالی میں اگر لکھا دلگایا جاتے تو عیب خیال کیا جائے گا۔ اس لئے یہاں بھاؤ کے معنی زیادہ موزوں ہیں۔

۴۔ گاون تدھ نوں پون پانی بیسنتر گاوے راجہ دھرم دوارے	ہوا۔ پانی اور آگ تجھے گا رہے ہیں۔ دھرم راج بھی تیرے ہی در پہ گا رہا ہے
۵۔ چت گپت	چترا اور گپت، فرشتے جو اعمال کا حساب لکھتے ہیں۔
لکھ جانن	لکھنا جاننے والے۔ یوگیہ لکھاری قابل منشی۔
دھرم ویچارے گاون تدھ نوں چت گپت لکھ جانن لکھ لکھ دھرم ویچارے	دھرم کے پالن ہیں ادائے فرض کی خاطر یوگیہ لکھاری چترا اور گپت کر تو یہ کے پالن ہیں (کرموں کا حساب) لکھ لکھ کر تجھے گا رہے ہیں
۶۔ سوہن	شوبھا پاتے ہیں
دیوی	بھگوتی
سوارے	سدھائے ہوئے۔ تربیت یافتہ
گاون تدھ نوں ایسر برہما دیوی سوہن تیرے سدا سوارے	ایسر، برہما اور بھگوتی جو روز ازل سے تیرے تربیت یافتہ ہیں۔ وہ بھی تجھے گا رہے ہیں۔
۷۔ گاون تدھ نوں اندر اندر اسن بیٹھے دیوتیاں در نالے	اندر اندر آسن پر بیٹھے دربار کے سب دیوتاؤں کے ساتھ تجھے گا رہے ہیں۔
۸۔ گاون تدھ نوں سدھ سمادھی اندر گاون تدھ نوں سادھ ویچارے	سدھ سمادھی کے اندر اور سادھو وچار کر کر کے تجھے گا رہے ہیں
۹۔ ویر کرارے	جانباز۔ بہادر
گاون تدھ نوں جتی ستی سنتوکھی گاون تدھ نوں ویر کرارے	جتی۔ ستی۔ سنتوکھی نیز جانباز بہادر تجھے گا رہے ہیں۔

۱۰۔ گاون تدھ نوں پنڈت پڑھن رکھیسر جگ جگ ویداں نالے	پنڈت اور رکھیشور ویدوں کی رچناؤں کو پڑھ پڑھ کر جگ جگ سے تجھے گا رہے ہیں
۱۱۔ من موہن	حسین۔ سندر
موہنیاں	اپسرائیں
مچھ	مات لوک۔ بھولوک
پیالے	پاتال
گاون تدھ نوں موہنیاں من موہن سرگاں مچھ پیالے	سورگ۔ بھولوک اور پاتال کے حسین اور اپسرائیں تجھے گا رہے ہیں۔
۱۲۔ رتن اپائے تیرے گاون تدھ نوں رتن اپائے تیرے اٹھسٹھ تیرتھ نالے	تیرے پیدا کئے ہوئے رتن چودہ رتن جو ساگر کو متھنے پر نکلے تھے کلپ برکش۔ کام دھینو۔ لکشمی اشو۔ گج۔ وِش۔ امرت آدی تیرے پیدا کئے ہوئے رتن نیز اٹھسٹھ تیرتھ بھی تجھے گا رہے ہیں
۱۳۔ کھانی چارے	چاروں قسم کی رچنا۔ انڈج۔ جیرج۔ سیترج اور اُدبھج
گاون تدھ نوں جودھ مہابل سورا گاون تدھ نوں کھانی چارے	یودھا۔ مہابلی اور سورمیر نیز چاروں قسم کی مخلوق تجھے گا رہی ہے
۱۴۔ ور بھنڈا	بھنڈا یا بھانڈا بمعنی ظرف مجازاً طبقہ یا کرہ، ور بمعنی سوامی۔ کرہ یا طبقہ کا مالک۔ مثلاً سنگھ راس کا مالک ہے سورج یا چرخ ہفتم کا مالک سنیچر۔
کھنڈ منڈل	بھاگ۔ حلقہ
گاون تدھ نوں کھنڈ منڈل ور بھنڈا	کھنڈ اور منڈل نیز ان حلقوں کے سوامی جو تونے ازلی پیدا کیے (دھارے)

کر کر رکھے	بنا بنا کر قائم کئے ہیں۔ وہ
تیرے بھارے	تجھے گا رہے ہیں۔
۱۵۔ تدھ بھاون	تیرے منظور نظر
رتنے	تیرے پریم میں آسکت یعنی رنگے ہوئے
رسالے	رس یا آنند لینے والے
سیئی تدھ نوں گاون	وہی صرف وہی تیری مہما کو گا رہے
جو تدھ بھاون	ہیں جو تیرے منظور نظر ہیں۔ جو تیرے
رتنے تیرے	پریم میں رنگے ہوئے تیری بھگتی کا
بھگت رسالے	آنند لینے والے ہیں۔
۱۶۔ ہور کیتے تدھ نوں گاون	اور بھی بے شمار تجھے گا رہے ہیں جو
سے میں چت نہ آون	میری فکر میں نہیں آ رہے ستگورو
نانک کیا وچارے	نانک جی کہتے ہیں۔ کہ میں ان کا
	کیونکر وچار کروں
۱۷۔ سوئی سوئی	ہاں ہاں!! وہی، وہی سچا مالک
سدا سچ صاحب	جو ستیہ ہے۔ اور جس کا نام
ساچا ساچی نائیں	ستیہ ہے۔
۱۸۔ جائے نہ جاسی	جائے بمعنی پیدا کرنا، جو پیدا کرنے
	(کی ریت سے) پیدا نہیں ہوتا جو
	ازخود ہے۔
ہے بھی ہوسی	جس نے یہ سب رچنا پیدا کی ہے۔ وہ
جائے نہ جاسی	خود پیدا کرنے والی ریت سے پیدا نہیں
رچنا جن رچائی	ہوتا (وہ ذات مطلق ازخود ہے)
	وہ ستیہ ہے اور ستیہ ہی رہے گا
۱۹۔ رنگی رنگی بھاتی	بھن بھن ریتی سے
رنگی رنگی بھاتی	جس نے بھن بھن ریتی سے جنس جنس
کر کر جنسی مایا جن اپائی	کی مایا پیدا کی
۲۰۔ کر کر ویکھے کیتا اپنا	جس طرح اس کی شان اور مرتبہ
جیوں تس دی وڈیائی	کو پسند آتا ہے۔ ویسے ہی وہ
	اپنی رچنا کو بنا بنا کر دیکھتا
	ہے۔
۲۱۔ جو تس بھاوے	وہ نہی کچھ کرتا ہے۔ جو اس کو
سوئی کرسی	منظور ہوتا ہے۔ اس پر کسی کا حکم
حکم نہ کرنا جائی	یا دبدبہ نہیں چلتا۔
۲۲۔ سو پاتساہو	نانک جی کہتے ہیں۔ کہ وہ بادشاہوں
ساہا پاتصاحب	کا بادشاہ ہے۔ اس کی رضا ہی میں
نانک رہن رجائی	رہنا واجب ہے۔

سرل ارتھ

کرتار! تیرا مقام کہاں ہے؟ وہ گھر اور دربار کیسا ہے۔ جہاں تو مسند آرا ہو کر سب کی خبرگیری کرتا ہے۔ برہمانڈ میں کتنی آوازیں اور شبد گونج رہے ہیں۔ تیرے کتنے آواہن کرنے والے ہیں؟ کتنے تیری استتی کرنے والے ہیں۔ جو راگ کیرتن میں بھاؤ دکھا دکھا کر پریت راگنی سے امرت برسا رہے ہیں۔ دھرم راج تیرے در پر گا رہا ہے۔ ہوا اسی کی لے میں۔ پانی چل چل کی دھن میں اور آگ بھک بھک کے الاپ میں تجھے گا رہی ہے۔ بوگیہ لکھاری چتر اور گپت اپنے کرتویہ کے پالن میں اعمال نامہ لکھ کر تجھے گا رہے ہیں۔ ایسر، برہما اور بھگوتی تجھے گا رہے ہیں دیو سمراٹ اندر اپنے سنگھاسن پر بیٹھے دربار کے دیوتاؤں کے ساتھ تجھے گا رہے ہیں۔ سادھک اپنی سادھنا میں اور سدھ اپنی سمادھی میں تجھے ہی گا رہے ہیں۔ سورگ، بھولوک اور پاتال کے حسین اور اپسرائیں تجھے گا رہی ہیں۔ تیرے پریم میں رنگے تیری بھگتی رس کے آنند لینے والے تیرے منظور نظر تجھے گا رہے ہیں۔ اڑسٹھ تیرتھ اور چودہ رتن تیری ہی سپاس میں محو ہیں۔ مہابلی یودھا اور شور بیر نیز چاروں قسم کی مخلوق تیری ہی حمد و ثنا کر رہے ہیں۔ کھنڈ۔ منڈل اور برہمانڈ کے کروڑوں کے سوامی جو ازلی پرواہ میں تیرے ظہور کا ذریعہ ہیں۔ سب تجھے گا رہے ہیں۔ ستگورو نانک جی کہتے ہیں۔ کہ اور بھی ان گنت ہیں جو تیری حمد و ثنا میں محو ہیں۔ مگر میری فکر میں نہیں آ رہے۔

ہاں! ہاں!! میں اسی مالک کا ذکر کر رہا ہوں۔ جو خود

ستیہ ہے۔ جس کا نام ستیہ ہے جس نے سب رچنا کو پیدا کیا ہے۔ مگر خود تقاضائے تخلیق سے جنم میں نہیں آتا۔ جس نے بھن بھن ریتی سے جنس جنس کی مایا کی رچنا کی ہے۔ یہ اُسی کی شان ہے کہ اپنی وشال رچنا کو خود ہی رچتا ہے اور دیکھتا ہے۔ وہ وہی کرتا ہے۔ جو ازلی آئین کی رُو سے اُسے پسند آتا ہے۔ اس پر کسی غیر کا آئین اور حکم نہیں چلتا۔ ستگورو نانک جی کہتے ہیں۔ کہ وہ بادشاہوں کا بادشاہ ہے۔ اس قادرِ مطلق کی رضا ہی میں رہنا واجب ہے۔

آسا محلہ ۱

۱۔ سُن وڈا آکھے سب کوئی کے وڈ وڈا ڈیٹھا ہوئے

۲۔ قیمت پائے نہ کیہا جائے کہنے والے تیرے رہے سمائے

۳۔ وڈے میرے صاحبا گہر گمبھیرا گُنی گہیرا

۴۔ کوئی نہ جانے تیرا کیتا کے وڈ چیرا۔ رہاؤ

۵۔ سب سُرتی مل سُرت کمائی سب قیمت مل قیمت پائی

۶۔ گیانی دھیانی گور گورہائی کہن نہ جائی تیری تل وڈیائی

۷۔ سب ست سب تپ سب چنگیائیاں

۸۔ سدھاں پُرکھاں کیتیاں وڈیائیاں

۹۔ تدھ وِن سدھی کنے نہ پائیاں کرم ملے ناہیں ٹھاک رہایا

۱۰۔ آکھن والا کیا وِچارا صفتی بھرے تیرے بھنڈارا

۱۱۔ جس نوں دیہہ تسے کیا چارا نانک سچ سوار نہارا

شبدارتھ

۱۔ وڈا	وراٹ۔ مہان۔ بزرگ۔ ذیشان
کے	کتنا۔ کس قدر
آکھے	کہے۔ ورنن کرے۔ بیان کرے
ڈیٹھا	دیکھنے سے۔ درشٹی میں آنے سے
سُن وڈا آکھے سب کوئے کے وڈ وڈا ڈیٹھا ہوئے	سُن سنا کر تو سب کہتے ہیں کہ پرماتما مہان ہے۔ وہ کتنا مہان ہے؟ یہ دیکھنے پر ہی پتہ چل سکتا ہے

نوٹ:۔ پڑھ پڑھا کر سُن سنا کر محض قیاس کیا جا سکتا ہے۔ کہ پرماتما بہت بڑا اور مہان ہے۔ جو مایے برہمانڈ پر حاوی ہے۔ لیکن قیاس تو پروکش گیان تک محدود رہے گا۔ نتیجہ حق الیقین، اپروکش گیان ساکشات کار کرنے ہی سے ہو سکتا ہے۔ مگر ساکشات کار کیونکر ہو؟ یہ ست پرشوں سنت مہاتماؤں کے فیض ہی سے پتہ چل سکتا ہے

۲۔ قیمت پائے	مول ڈالنے سے۔ نظیر دینے سے
رہے سمائے	دھیان مگن ہیں۔ ذات میں محو ہیں
قیمت پائے نہ کیہا جائے	قدر، قیمت کے بیان سے اس کا بیان نہیں ہو سکتا —— اور

کہنے والے تیرے رہے سمائے	بیان کرسکنے والے اپنی ذات میں ایسے محو ہیں کہ لب نہیں کھولتے
۳/۴ گہر گمبھیرا	گوڑھ گمبھیر۔ دل کی بات دل ہی میں رکھنے والا راز کو ظاہر نہ کرنے والا۔ سنجیدہ۔ متین۔
گنی گہیرا	گنوں سے بھرپور۔ گن ندھان
تیرا کیتا	تیری رچنا۔ کائنات
چیرا	سیما۔ وستار۔ پھیلاؤ
وڈے میرے صاحبا گہر گمبھیرا گنی گہیرا کوئی نہ جانے تیرا کیتا کے وڈ چیرا	میرے مالک! تو جہان سے گمبھیر سے گمبھیر اور گنوں سے بھرپور ہے کوئی نہیں جانتا کہ تیری رچنا کا وستار کس قدر ہے۔
۴/۵ سرتی	ہوشمند، آگاہ، باخبر
سرت	ہوشمندی، آگہی، توجہ
کمائی	ثمرہ اکٹھا کیا
گورہائی	قابلیت۔ روشن ضمیری۔ گیان
وڈیائی	عظمت۔ بزرگی۔ تعریف
۵/۶ سب سرتی مل سرت کمائی سب قیمت مل قیمت پائی گیانی دھیانی گور گورہائی کہن نہ جائی تیری تل وڈیائی	سب ہوشمندوں کی ہوشمندی اکٹھا کرلی جائے۔ ہر نوع کی قدروقیمت کو جمع کرلیا جائے۔ تو بھی نہ کوئی گیانی دھیانی نہ کوئی گورو اور اس کا گیان ذرہ بھر بھی تیری عظمت کو بیان کرسکے گا۔
۷-۸/۹ سب ست سب تپ	سب ست پرشوں کا ست سب تپ کرنے والوں کا تپ
چنگیائیاں	نیکیاں۔ اوپکار
تدھ	تجھ سے
سدھی	سادھن کی پورنتا۔ روحانی درجہ کمال
کنے	کسی نے
کرم ملے	پرار بدھ کے سنیوگ سے
ٹھاک رہایا	راستہ میں حائل ہونا۔ رکاوٹ ثابت ہونی
سب ست سب تپ سب چنگیائیاں سدھاں پرکھاں کیتیاں وڈیائیاں تدھ ون سدھی کنے نہ پایا کرم ملے ناہیں ٹھاک رہایا	سب ست پرشوں کا ست۔ سب تپ کرنے والوں کا تپ۔ سب اپکار۔ سب سدھی والوں اور بوڑھے بزرگوں کا مان اور پرتشٹھا۔ یہ سب گن تجھ سے کسی نے بھی سدھی کے بغیر حاصل نہیں کئے۔ اگر پرار بدھ سنیوگ ہو تو راستہ میں کوئی رکاوٹ حائل نہیں ہوتی۔

نوٹ:۔ سوارتھک ہو یا پرمارتھک، دنیاوی ہو یا روحانی کوئی بھی مقصد ہو اس کے حاصل کرنے کے لئے سادھن اور سدھی کی ضرورت ہوتی ہے۔ کوئی کاریگر کتنا بھی چتر اور ہوشیار کیوں نہ ہو ہتھیاروں کے بغیر کام نہیں کرسکتا۔ اسی طرح کسب کمال کے لئے سادھن اور یکتی لازمی ہیں۔ شدھ انت کرن کے ساتھ پیہم کوشش اور استقلال کامیابی کے لئے نہایت ضروری ہیں۔ اس پر اگر پرار بدھ سنیوگ ہو تو کام میں کوئی دشواری حائل نہیں ہوتی۔

۱۰/۱۱ آکھن والا	کہنے والا۔ سوال کرنے والا سائل
کیا وچارا	کیا مقدور رکھتا ہے کیا طاقت رکھتا ہے
کیا چارا	اپائے یا سادھن کی کیا ضرورت ہے
سدار نہارا	آراستہ کرنے والا۔ گنوں سے سجانے والا
آکھن والا کیا وچارا صفتی بھرے تیرے بھنڈار جس تو دیہہ تسے کیا چارا نانک سچ سوار نہارا	تیرے خزانے طرح طرح کے گنوں سے بھرے پڑے ہیں مگر سائل کی کیا طاقت ہے (جو تیرے کرم کے بغیر کچھ پاسکے) البتہ جس کو تو خود بخشے اسے اپائے اور سادھن کی بھی کیا حاجت ہے۔ ستگورو نانک جی کہتے ہیں کہ جو سب گنوں سے یکت کرنے والا ہے۔ وہ ستیہ ہے یعنی ابدی ازلی اور لاثانی ہے۔

نوٹ: یہ یاد رہے کہ اگر پرا ربدھ وش ایاسے اور سادھن اسپھل رہیں تو سائل کو مایوس نہ ہونا چاہیے کیونکہ شروع کئے ہوئے کرم کا ناش کبھی نہیں ہوتا۔ دیکھو گیتا ادھیائے ۲ شلوک ۴۰ اور ادھیائے ۶ شلوک ۴۰ سے ۴۵

سرل ارتھ سن سنا کر سب کہتے ہیں کہ پرماتما مہان اور وراٹ ہے لیکن اس کا کتنا تکار کیا جائے تو جان پڑے کہ وہ حقیقت میں کتنا اونچا اور کتنا رفیع الشان ہے!! اُس کی بزرگی اور عظمت کی قدر وقیمت بیان میں نہیں آسکتی کوئی نظیر نہیں ملتی جس سے اُس کی بلندی اور شان کا اظہار کیا جا سکے جو بیان کرنے کی قدرت رکھتے ہیں وہ ذات میں اس قدر محو ہیں کہ لب نہیں کھولتے شاید پرماتما ہی خود اپنی مہانتا بتا سکتا مگر وہ اس قدر گوڑھ گمبھیر ہے کہ کسی پر اپنے گنوں اور مہانتا کا بھید کھلنے نہیں دیتا اس وشال رچنا کو دیکھ کر شاید کچھ قیاس کیا جا سکتا مگر مشکل یہ ہے کہ رچنا کے وستار کا انت کوئی نہیں پا سکا پھر اس کی مہانتا کا اندازہ ہو تو کیونکر؟ سب باخبر اور ہوشمندوں کی آگہی اور ہوشمندی، ہر نوع کی قدر وقیمت کا پیمانہ اس کی مہانتا کے بیان سے عاجز ہے گیانی دھیانی ہو یا کوئی مرشد کامل، کوئی بھی اس قابل نہیں کہ لب وا کر سکے وہ پرشوتم نہ صرف وراٹ روپ ہی ہے گنی مذھان اور گنی گمبھیر اتھی ہے اس کے گنوں کا ورنن بھی ممکن نہیں۔ ست پرشوں کا ست، تپ کرنے والوں کا تپ، پراوپکار اور دوسری نیکیاں، سدھوں اور بڑے بوڑھوں کا مان اور پرتشٹھا، سب گن اسی کے خزانے سے ملے ہیں۔ گو یہ سب گن سادھنا کے بغیر حاصل نہیں کئے جا سکتے پر اوبدھ ہو تو راستہ میں کوئی رکاوٹ بھی حائل نہیں ہوتی مگر پھر بھی اس گن ندھان کی کرپا اندرشتی ضروری ہے اس کے خزانے ہر قسم کے گنوں سے بھرے پڑے ہیں مگر کس میں طاقت ہے جو اس کی چشم کرم کے اشارے کے بغیر کچھ پا سکے ہاں! جس پر مہربانی ہو کہ وہ گن بخشتا ہے اس خوش نصیب کے کیا کہنے! ستگورو نانک جی کہتے ہیں کہ سوار نہار یعنی یہ سب گن دینے والا پرماتما ستیہ ہے ایدی ازلی اور لافانی ہے۔

آسا محلہ ۱

۱۔ آکھاں جیواں وسرے مر جاؤں آکھن اوکھا ساچا ناؤں
۲۔ ساچے نام کی لاگے بھوکھ اُت بھوکھے کھائے چلیئہ دُکھ
۳۔ سو کیوں وسرے میری مائے ساچا صاحب ساچے نائے
۴۔ ساچے نام کی تل وڈیائی آکھ تھکے قیمت نہیں پائے
۵۔ جے سبھ مل کے آکھن پائے وڈا نہ ہووے گھاٹ نہ جائے
۶۔ نہ اوہ مرے نہ ہووے سوگ دیندا رہے نہ چوکے بھوگ
۷۔ گن ایہو ہور ناہیں کوئے، نہ کو ہوا نہ کو ہوئے
۸۔ جیوڈ آپ تیوڈ تیری دات جن دن کر کے کیتی رات
۹۔ خصم وسارے تے کم جات نانک ناوے باجھ سنات

شبدارتھ

آکھاں	نام کا سمرن کروں، مہما گاؤں	اوکھا	مشکل۔ کٹھن
جیواں	جیون میں تازگی آتی ہے، زندگی ملتی ہے	آکھاں جیواں وسرے مرجاؤں	نام کے سمرن سے جیون میں تازگی آتی ہے اور کوتاہی سے پژمردگی، اور غفلت
مرجاؤں	دلگیر ہو جاتا ہوں۔ موت کا سامنا ہوتا ہے		

آکھن اوکھا ساچا ناؤں

اُس کی یاد زندگی اور فراموشی موت مگر موہ مایا میں لپٹ منش کے لئے، نام کا جاپ مشکل ہے۔

نوٹ ۔ جپ جی صاحب کی پوڑی ۱۲ سے ۱۵ ۔ وہاں کہا ہے "ایسا نام نرنجن ہوئے جے کو من جانے من کوئے" یعنی کوئی منش ہے جو نام سمرن کا سادھن جانتا ہے۔ یہاں بھی اس سے پہلے کہا ہے "ندھی ون سدھی کتے نیایا"، اس لئے ودھی پوروک پریم بھاونا سے جاپ کیا جائے تو جیون میں پریورتن آتا ہے ورنہ نہیں۔

۲۔ لاگے بھوکھ — خواہش پیدا ہو

اُت بھوکھے — اُت یعنی اُلٹ، ناش۔ بھوکھ کا ناش۔ چاہ کا نہ رہنا۔

نوٹ ۔ اُت تضاد کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے اکرشن کے معنی اپنی طرف کھینچنا، اُتکرشن کے معنی اپنے سے دور پھینکنا کے ہیں۔

کھائے چلیئہ — کھاتے چلے جائیں

ساچے نام کی لاگے بھوکھ — سچے نام کی چاہ اُتپن ہو کیونکہ
اُت بھوکھے کھائے چلیئہ دوکھ — اس چاہ کے ناش سے دُکھ اور کشٹ کا سامنا ہوتا چلا جاتا ہے

نوٹ ۔ ترتیب عالم میں قدرت نے ہر مقام پہ عناصر کی ترکیب سے کام لیا ہے۔ جب ایک سے دو ہو گئے تبھی تب ہی کھٹ پٹ شروع ہوتی ہے۔ اس حالت میں دُکھ اور سُکھ کیونکہ پہلو بہ پہلو ہوں گے چنانچہ دُکھ اور سُکھ، سود و زیاں، اس مایا وی دنیا کا معمول ہے جس سے کسی کو پناہ نہیں مل سکتی خواہ وہ مومن ہو یا کافر، ودوان ہو یا مورکھ، اگیانی ہو یا گیانی مگر فرق صرف اتنا ہے کہ ایک سجان دُکھ کو رضائے مولا سمجھ کر اس کانٹے کو محسوس نہیں کرتا اور خوش رہتا ہے۔ خلاف اس کے ایک انجان دکھ سے چلا اُٹھتا ہے۔

۳ مائے — کلمہ ہے تخاطب کا، اے من!

سو کیوں وسرے میری مائے
ساچا صاحب ساچ نائے

اے من! وہ سچا مالک اُس کا سچا نام تیری یاد سے کیوں اُترے۔

ساچے نام کی تِل وڈیائی
آکھ تھکے قیمت نہ پائی

اُس سچے نام کی شمع بھر تعریف کرتے کرتے لوگ تھک گئے مگر [illegible] تعریف بیان نہ ہو سکی۔

جے سب مِل کے آکھن پائے
وڈا نہ ہووے گھاٹ نہ جائے

اگر برہمانڈ کے سب پرانی مِل کر اس کی تعریف کرنا شروع کریں تو بھی اس کی شان میں کسی اضافہ کا گمان ہو سکتا ہے اور نہ کمی کا

نہ او مرے نہ ہووے سوگ
دیندا رہے نہ چوکے بھوگ

نہ اس کے لئے موت ہے اور نہ ماتم، وہ ہر ایک کو بلاناغہ روزی دئیے چلا جاتا ہے اس میں کبھی بھول نہیں ہوتی۔

ایہے گن اے ہو! — یہ گن کتنا سروتم ہے۔

گن اے ہو! ہور ناہیں کوئے
نہ کوئی ہوا نہ کوئی ہوئے

اوہ! یہ کتنا بڑا گن ہے، ایسا داتا نہ کوئی اور ہے نہ ہوا ہے اور نہ ہوگا

نوٹ ۔ "اوہو (آہو)" اور "ایہو" استعجب سوچک شبد ہیں۔ جب یہ کسی گن کے ساتھ آتے ہیں تو اس گن کی بڑھتی یا وششٹتا پہ دلالت کرتے ہیں، جیسے "اوہو بھاگیہ" سے مراد ہے بہت اونچے بھاگ۔ اسی طرح "گن اے ہو" یا "ایہو گن" کا مطلب ہے۔ یہ کتنا سریشٹھ گن ہے۔

جے وڈ آپ تیرو وڈ تیری دات
جن دِن کر کے کیتی رات

جس نے ہزاروں یگوں کے برابر دِن بنا کر اتنی ہی لمبی رات بنائی وہ آپ کتنا بڑا ہوگا جتنا بڑا آپ ہے اتنی بڑی ہی اس کی دین ہے

نوٹ ۔ یہاں دن اور رات معمولی معنوں میں نہیں آئے۔ گیتا ادھیائے آٹھویں کا ۱۷واں شلوک ہے "دن اور رات کو جاننے والے شخص یہ سمجھتے ہیں کہ ست جگ، تریتا، دواپر اور کل یگ ان چاروں یگوں کا ایک مہا یگ ہوتا ہے اور

ہر ایسے ہزار مہا جگوں کا مجموعہ برہم دیوتا کا ایک دن ہے اور ہزار مہا جگوں ہی کی ایک رات ہے" کیونکہ یہاں برہم کی بزرگی کا ذکر ہے اس لئے دن اور رات کا مفہوم بھی وہی ہے جو برہم دیوتا کے دن اور رات کا ہے مراد ہے انتہی لمبی عمر پرلے کی آیو ہے۔

خصم	مالک - پتی
کم جات	کم ذات، کمینہ، بے اصل
سنفات	حرط، منہ کھو، بیچ، پلیت
خصم وسارے تے کم جات	ایسے مالک کو اگر بھلا دیا جائے تو بے اصل اور کمینہ ہوتے ہیں
نانک ناوے باجھ سنات	کیا شک ہے۔ ستگورو نانک جی کہتے ہیں کہ وہ منش نیچ ہے جو نام سمرن نہیں کرتا ہے۔

سرل ارتھ

پربھو کے نام کا سمرن زندگی ہے اور فراموشی موت ہے۔ یہ سنساری جیو دنیا کے دھندوں میں کچھ ایسا مگن رہتا ہے کہ اس کے لئے سمرن بڑا کٹھن ہے نام کے سمرن کا اشتیاق کے مٹ جانے سے جیو دکھ پرکھو سہے جاتا ہے اس لئے دکھ سے نجات کے لئے اس کی یاد میں کبھی کمی نہ آنی چاہیئے۔

اے من! تو کیوں ایسے شدھ چیتن مالک کی یاد سے غافل رہتا ہے؟ ایسا پربھو جس کی تل بھر مہما کا مضمون بیان نہیں ہو سکتا برہمانڈ کے سب پرانی مل کر اس کی مہانتا کا ورنن کریں تو بھی اس کی شان میں ذرہ بھی اضافہ کا گمان ہے اور نہ کمی کا وہ ابدی ہے ازلی ہے اننت اور انادی ہے اُسے موت نہیں ہے پھر اس کے ماتم کا کیا موقع ہو سکتا ہے اس کی حمد و ثنا تو کی جاتی ہے لیکن کبھی کسی نے اس کا نوحہ یا مرثیہ نہیں لکھا یا پڑھا وہ ہمیشہ سچیوت ہے سب کی ضرورتوں کو دھیان میں رکھتا ہے۔ ہر ایک کو روزی دیتا چلا جاتا ہے کبھی ناغہ کبھی ٹھٹھی نہیں۔ وہ لافانی ہی نہیں لاثانی بھی ہے کوئی اس کی ہمسری کا دم نہیں بھر سکتا جتنا بڑا وہ آپ ہے اتنی بڑی ہی اس کی دین ہے چیونٹی سے لے کر ہاتھی تک، گدا سے لے کر شاہ تک سب کو دیئے جا رہا ہے ایسے مالک کو اگر بھلا دیا جائے تو کمینہ ہوتے ہیں کیا شک ہے؟ انتہا اور پرلے کا وہی گرنتا ہے جتنا بڑا اس برہم کا دن ہے یعنی انتہی کا عرصہ عمر ہے۔ اتنی بڑی ہی اس کی رات ہے یعنی پرلے کال ہے۔

ستگورو جی کہتے ہیں کہ وہ منش نیچ ہے جو نام کا سمرن نہیں کرتا اور اُس کی یاد سے غافل رہتا ہے۔ اگر وہ مایا میں لپٹے منش کو اگر دن کو فرصت نہ مل سکے تو دن رات کی سندھی ہی کے سمے دو چار گھڑی کے لئے پربھو کی یاد کر لیا کرے۔

راگ گوجری محلہ ۴

۱۔ ہر کے جن ستگور ست پرکھا بنو کرو گور پاس
۲۔ ہم کیرے کرم ستگور سرنائی کر دئیا نام پرگاس
۳۔ میرے میت گورد یو مو کو رام نام پرگاس
۴۔ گورمت نام میرا پران سکھائی ہر کیرت ہمری رہ راس
۵۔ ہر جن کے وڈ بھاگ وڈیرے جن ہر ہر سردھا ہر پیاس
۶۔ ہر ہر نام ملے ترپتا سے مل سنگت گن پرگاس
۷۔ جن ہر ہر رس نام نہ پایا تے بھاگ ہین جم پاس
۸۔ جو ستگور سرن سنگت نہیں آئے دھرگ جیوے دھرگ جیواس

۹۔ جن ہر جن ننگورسنگت پائی تن دُھر مستک لکھیا لکھ پاس　　۱۰۔ دھن دھن ست سنگت جت ہر رس پایا مل جن نانک نام پرگاس

شبدارتھ

۱۔ ہر کے جن — ہری بھگت۔ جگیاسو، متلاشی حق

بِنو — وِنے، بنیتی۔ پرارتھنا

گُر — راہ نما۔ گیان پرکاشک

ہر کے جن ستگور ست پُرکھا — اے حق کی راہ پر چلنے والے راہ رو! ایسے راہ نما کے پاس ہدایت کے لئے پرارتھنا کرو جو ستگور اور ست پرش ہو (کسی غرض پرست کی طرف رجوع نہ کرو کہ وہ راہ زن سے کم ثابت نہ ہوگا)

۲۔ کیرے کرم — نہایت چھوٹے جیو

سرنائی — شرن میں آئے

پرگاس — پرکاش کر

ہم کیرے کرم ست گور سرنائی کر دئیا نام پرگاس — ہم نہایت حقیر اور عاجز ہیں تیری شرن میں آئے ہیں اپنی دیا کر کے ہم پر نام کا پرکاش کر

میت — بھلائی چاہنے والا، ہتیشی خیر اندیش سجن

مو کو — مجھے

میرے میت گوردیو مو کو رام نام پرکاش — گوردیو! تو میرا خیر اندیش ہے مجھ پر رام نام کا پرکاش کر

گورمت نام — وہ نام جو ادھیکاری گورو سے پاتا ہے۔

پران سکھائی — پرانوں کا سکھا ہے۔ پرانوں کا رکھشک ہے۔

ہرکیرت — ہرکیرتن

رہ راس — بزم ادب، محفل نشاط۔ راگ رنگ کی سبھا۔

گورمت نام میرا پران سکھائی۔ گورو کا دیا ہوا نام ہمارے

گورومت نام میرا پران سکھائی — گورو کا دیا ہوا نام ہمارے پرانوں کا ہمدم ہو

ہرکیرت ہمری رہ راس — اور ہری کیرتن ہی ہماری راس لیلا ہو

ہر ہر سردھا — ایشور میں اننیہ شردھا۔

ہر پیاس — ہری درشن کی پربل اچھیا

ہر جن کے وڈ بھاگ وڈیرے — جن کے دلوں میں ہری درشن کی پربل اچھیا ہے۔

جن ہر ہر سردھا ہر پیاس — جو اننیہ شردھا رکھتے ہیں اُن ایشور بھگتوں کے بھاگیہ اوچے سے اوچے ہیں۔

ترگنیا سے — ترپھتا سے۔ تین راہ یعنی کرم، اُپاسنا اور گیان کی راہ سے

مل سنگت — ست سنگ سے

گن پرکاش — گُن پرگٹ ہوتے ہیں

ہر ہر نام ملے ترپتاسے مل سنگت گُن پرکاش — ترپھتا سے (یگیا دکھ کرم، اُپاسنا اور گیان سے) ہر نام کا پدارتھ ملتا ہے اور ست سنگ سے گُن اُجول ہوتے ہیں۔

نوٹ۔ کرم کے احاطہ میں مختلف رسم و رواج، گوناگوں پابندیوں کا لحاظ، حفظانِ صحت کے اصول اور جملہ نیک کرموں کا شمول ہے۔ یہیں سے خود ضبطی کا ثبوت ملتا ہے دل و دماغ کی تربیت کے لئے کرم ابتدائی مرحلہ ہے جس سے منش کرم وکرم، بُرائی بھلائی میں تمیز کر سکتا ہے۔ سدا چار سے روحانی ترقی کی طرف مائل ہو سکتا ہے۔ اُپاسنا دوسرا مرحلہ ہے انسان دھیان کے ذریعہ پرماتما کے ساتھ تعلق پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے دل میں دریائے محبت جوش زن ہوتا ہے اور خودی کا پردہ چاک ہوتا ہے گیان تزکیۂ نفس کا انتہائی مرحلہ ہے۔

مگر ست سنگ ہر مرحلہ میں ضروری ہے اس سے طبیعت میں اِستواری پیدا ہوتی ہے ہردے کا نہ کھلتی ہے اور گن اجل ہوتے ہیں۔ مل یا کدورت نشکام کرم سے، وکشیپ یعنی انتشار اُپاسنا اور بھگتی سے اور آورن یعنی حجاب گیان سے دور ہوتا ہے۔ گوربانی میں لاواں کے عنوان سے بھی ایسی چوتھی پادشاہی ستگورو رام داس جی نے پہلی لاو میں کہا ہے "بانی برہما وید دھرم درڑھو" یعنی اول وید وکت کرم پر عامل ہونے کی ہدایت فرمائی ہے اس کے بعد اُپاسنا، ویراگیہ بھگتی اور گیان کی طرف اشارا کیا ہے۔

٧۔ جم پاس	یم پاش۔ مرتیو دیوتا کی قید
جن ہر ہر رس نام نہ پایا	جن لوگوں نے ہر کے نام رس کا آنند نہیں اُٹھایا۔
تے بھاگہین جم پاس	ان کے لئے یم کی حراست یعنی قید ہے
٨۔ دھرگ	دھتکار، پھٹکار
جیو آس	جیون آشا
جو ست گور سنگت نہیں آئے دھرگ جیوے دھرگ جیو آس	جو ستگورو کے ست سنگ میں نہیں آتے ان کے جیون اور جیون آشا پر دھتکار ہے۔
٩۔ دُھر	پورو جنم سے۔ آد سے
مستک	پیشانی
لکھاس	لکھا ہوا آدیش، سنسکار روپ آگیا یا آدیش۔ لکشنا۔ حکمنامہ
جن ہر ہر ست سنگت پائی تن دُھر مستک لکھیا لکھاس	جن ہری بھگتوں کو دُھر سے ست سنگ کے دربار میں رسائی نصیب ہوئی ان کی پیشانی میں پورو جنم ہی سے ایسا آدیش لکھا ہوا ہے
١٠۔ مل جن	ست سنگ سے
دھن دھن ست سنگ م جِت رس پایا	وہ دھنیہ ہیں، دھنیہ ہیں جن کو ست سنگ کے فیض سے ہر نام کا سرور نصیب ہوا۔

ستگورو نانک جی کہتے ہیں کہ ست سنگ ہی سے نام کی جیوتی کا پرکاش ہوتا ہے۔

سرل ارتھ — اے طالب حق! گورو کبول ستگورو اور ست پرش ہی کو جانو۔ اُس کے دربار میں پرارتھنا کرو، کہ ہم عاجز اور حقیر ہیں اور تیری شرن میں آئے ہیں اپنی دیا سے ہمارے ہردے میں نام کا پرکاش کر کہ تو ہی ہماری بھلائی اور بہتری چاہنے والا ہے۔ نام ہی ہمارے پرانوں کا آدھار ہو اور نام کا کیرتن ہی ہمارے لئے محفلِ نشاط ہو، جن کے دلوں میں آتمیت شردھا اور ہری درشن کی پربل اچھیا ہے ان کے بھاگ اونچے سے اونچے ہیں۔ یاد حق یا نام کا تسلسل تریقہ ہے یعنی بگیان دھیان کرم، اُپاسنا اور کرم گیان سے دور رہ ہوتا ہے اور ست سنگ سے گن اجل ہوتے ہیں۔ جن پرشوں نے ہر کے نام رس کا آنند نہیں اُٹھایا۔ وہ یم راج کی قید میں پھنسے رہتے ہیں ان کو موت سے آزادی نہیں ملتی۔ ایسے پرشوں کے جیون اور جیون آشا پر دھتکار ہے وہ دھنیہ ہیں جن کو پورو جنم کے سنسکار وش ست سنگ کے فیض سے نام رس کا سرور نصیب ہوا اور ستگورو سے ہمکنار ہوئے ستگورو نانک جی کہتے ہیں کہ ست سنگ سے ہردے میں نام کا پرکاش ہوتا ہے

راگ گوجری محلہ ٥

١۔ کاہے رے من چیتہو اُدم جا آہر ہر جیو پریا
٢۔ سیل پتھر میں جنت اُپائے تا کا رزق آگے کر دھریا
٣۔ میرے مادھو جی ست سنگت ملے سو تریا
٤۔ گور پرساد پرم پد پایا سوکھے کاسٹ ہریا
٥۔ جنن پتا لوک سُت بنتا کوئے نہ کس کی دھریا

۶۔ بِسر بِسر رزق سنبا ہے ٹھاکر کا ہے من بھئو کریا
۷۔ اُڈے اُڈ آوے سے کوساں تِس پاچھے بچرے چھریا
۸۔ تِن کون کھلاوے کون چُگاوے من مہِ سمرن کریا
۹۔ سب ندھان دس است سدھان ٹھاکر کرتل دھریا
۱۰۔ جن نانک بل بل صد بل جائیے تیرا انت نہ پاراوریا

شبدارتھ

۱۔ جتنوہ	جتنا کرے، سوچ کرے۔
اُدم	پُرشارتھ، اہنکار، ہمت پر یقین، کوشش سعی
جا آ	دیتھ تھا، ناقابلِ اعتبار
پریا	انگ سنگ، ساتھ

کاہے رے من جتنوہ ﴿ اے من! اُدیم یا اُدیوگ ویتھر تھا اور
ادم جا آ ﴿ ناقابلِ اعتبار ہے کیوں ناحق سوچ
میں ڈوبا ہے۔ (پرماتما پر بھروسہ رکھ)
ہر ہر جیو پریا وہ ہر جیو کے انگ سنگ ہے۔

نوٹ:۔ اس پدی میں تسلیم و رضا کے مسئلہ پر زور دیا گیا ہے اور ساتھ ہی پدوں میں ایسے مثالوں سے واضح کیا گیا ہے کہ جیو دیو کے آدھین ہے اور پرماتما سبھی پر دھان ہے۔

اس تُک کا مطلب یہ ہے کہ اگر اُدیم ہو تو اشبکام اور نِشکام پر لوچن لگر دانیک، تامسک اور راسانوک کسی پرکار کے اشنکار کے بس میں آکر کیا ہوا اُدیم ویتھر تھا ہے اس لئے من میں مغفور رکھ کر کام کرنے والا مت بن اگیتا ادھیائے ۲ شلوک ۱ اچھے سادھنوں کا اُپیوگ کرکے ساتھ دھان کے ساتھ کیا ہوا اُدیم اگر دیو وش اسپھل رہے تو اُس کے لئے چنتا نہ کرنی چاہئیے (گیتا ادھیائے ۱۸ شلوک ۱۳ سے ۱۷) اس لئے جیتنا بہت اُدیم کو ویتھر تھا نہ سمجھنا چاہئیے کیونکہ یہ بھی ودھاتا ہی کا ودھان ہے کہ جیو کو کرم کرنے کا ادھیکار ہے جب کوئی کام وچار پوروک تیجی سے کیا جاتا ہے تو دیو بھی اکثر انکول ہو جاتا

ہے۔ دنیا میں بہت سے پرائیکار کے کام ہیں جن کو بہیں اُدیم سے سرانجام کرنا پڑتا ہے یہاں تک کہ اُپاسنا، پوجا پاٹھ بھی بغیر اُدیم کے نہیں ہو سکتے۔

۲۔ سَیل پتھر	چٹانی پتھر، سخت پتھر
جنت اُپائے	جیو جنتو پیدا کئے۔

سَیل پتھر مہِ جنت اُپائے ﴿ سخت سے سخت چٹانی پتھروں میں جیو جنتو پیدا کئے۔
تا کا رزق آگے کر دھریا ﴿ وہاں بھی داتا اُن کو غذا پہنچا رہا ہے

۳۔ مادھو جی	کلمۂ تخاطب، میرے پیارے

میرے مادھو جی ﴿ میرے پیارے اِشر جی (اس سنسار میں اگر
ست سنگت ﴿ سے) پار اترنا ہے جس کو ست سنگ
ملے سو تریا ﴿ پراپت ہوتا ہے۔

نوٹ:۔ سادھو سنت مہاتماؤں کی ہم جلیسی، نیز شاستر وکتھاؤں اور گوربانی کا سننا یا شاستر وں کا آدھین ست سنگ کہا گیا ہے دھرم کرم کی جڑ کہا جائے تو کچھ مبالغہ نہ ہوگا جو بھی ست سنگ کرے گا وہ اس سے اونچا رہے گا۔ ایک کے ساتھ اتحاد پیدا کرنے سے دوسرے سے خود بخود ناموافقت ہو جاتی ہے ست سنگ سے شوق یا لگن پیدا ہوتی ہے جو تدریج طلب یا جگیاسا میں منتقل ہو کر انسان کو کچھ نہ کچھ بنا دیتی ہے۔

۴۔ دبرم پد	لافانیت، روحانی ترقی کے کئی مدارج ہیں جو آتم پد سے شروع ہو کر شونیہ پد اور پرم پد پر جا کر ختم ہوتے ہیں۔
سوکے کاسٹ	خشک کاٹھ، سوکھی لکڑی، بنجر طبیعت

جمبو اپیش درپرم پد پایا ﴿ گورو کی کرپا سے پرم پد حاصل ہو گیا
سوکھے کاسٹ ہریا ﴿ سوکھا کاٹھ ہرا ہوا۔ اندھا شانتا ہاری بگڑی بن گئی۔

نوٹ:۔ ایک پورانک درشٹانت ہے کہ کسی دور دراز گاؤں میں دو برہمن رہا کرتے تھے جو کسی سچے گورو کی تلاش میں تھے۔ ان کے یہاں جو بھی سادھو مہاتما آتا وہ اس سے

چرن کملوں کو دھوتے اور چرن امرت کو سوکھی شاخوں پر چھڑک دیا کرتے تھے مگر ان کو ہرا نہ ہونا تھا نہ ہوئیں۔ آخر ایک دن خوبی قسمت سے سچے گورو دیو بھی آ پہنچے جن کے چرن امرت سے شاخیں ہری ہو گئیں اسیر برہمنوں نے اپنا منور تھ پایا اور سوکھے کا سٹ ہریا، نے ضرب المثل کی صورت اختیار کر لی جس کے معنی ہیں بگڑی کا بن جاتا۔

۵ جنن	جننی۔ ماتا
لوک	سماج، رشتہ دار
سُت	پتر، بیٹا
بنتا	وُنتا۔ استری۔ بیوی
دھریا	ملکیت، قبضہ، بھروسہ جس پر آدھار ہو۔
جنن بنتا لوک سُت بنتا	ماتا پتا اور سماج کے دوسرے سنبندھی۔ استری اور بیٹا۔
کوئے نہ کس کی دھریا	کوئی بھی ایسا نہیں جس پر بھروسہ کیا جا سکے۔
۶ سبنا ہے	ممکن بنا دیا ہے مقرر کر دیا ہے
سر سر رزق سبنا ہے ٹھاکر کا ہے من بھو کر یا	پرماتما ٹھاکر نے ایک ایک پرانی کے لئے روزی مقرر کر دی ہے پھر تو کس لئے من میں ڈر رہا ہے
بچے	بچے چھوڑ آئے ہیں
چھریا	
اُڈے اُڈ آئے سے کوسال	(موسمی پرندے) اڑتے ہیں اور اڑ کر سیکڑوں کوس کی مسافت پر چلے آتے ہیں وہ اپنے پیچھے اپنے بچے چھوڑ آتے ہیں۔
۸۔ تن کون کھلاوے کون چگاوے من میں سمرن کر یا	ان کو کون کھلاتا اور کون ان کی پوٹ بھرتا ہے وہ صرف من میں سمرن کرتے ہیں اور اس

ادھیاتمک سمرن سے پرماتما خود بچوں کی بھوک مٹا دیتا ہے۔

۹/۱۰ ندھان	ندھی کی جمع، خزانے، تو پرکار کے خزانے۔ نو ندھی (۱) پدم (۲) مہاپدم (۳) سکھ (۴) مکر (۵) کچھپ (۶) مکند (۷) کند (۸) نیل اور (۹) کھرچ
دس	دسوں۔ سب۔ ساری۔ جملہ۔ پوری
اشٹ سدھان	اشٹ یعنی آٹھ، سدھان جمع سدھی کی۔ آٹھ پرکار کی سدھیاں۔ یعنی کمالات انما، مہما، گریما، لگھما، پراپتی، پراکامیہ، ایشتو اور وشتو
کرتل دھریا سب ندھان دس اسٹ سدھان	کرتل یعنی ہاتھ، ہتھیلی۔ دھریا یعنی قبضہ مٹھی میں رکھا ہے۔ سب نو ندھیاں اور پوری آٹھ سدھیاں پرماتم دیو نے اپنے ہاتھ میں کر رکھی ہیں۔
ٹھاکر کرتل دھریا جن نانک بل بل صدیل جایئے تیرا انت نہ پارا وریا	شنگورو نانک جی کہتے ہیں کہ اے پیارے پیدان پرماتما اتم پربھو میں سینکڑوں بار قربان جاؤں تیرا کسی نے بھی آر پار نہیں پایا

سرل ارتھ: اے من! چنتا جنک ادھم را ئیگاں ہے کیوں بے شمار سوچ اور فکر میں ڈوبا رہتا ہے پرماتما پر بھروسہ رکھ کہ وہ پربھو ہر جیو کے انگ سنگ ہے وہ سخت سے سخت چٹانی پتھروں کے رگ و ریشہ میں پیدا شدہ جیو جنتوؤں کو بھی روزی پہنچا رہا ہے فکر روزگار عبث ہے پرماتما سے تعلق پیدا کر جو تجھے ست سنگ سے نصیب ہوگا ست سنگ کے فیض سے یقیناً تیرا ادھار ہوگا گورو دیو کی کرپا سے مشکلیں آسان ہو جائیں گی۔ ناکامیاں اور محرومیاں شادکامیوں میں بدل جائیں گی۔ بگڑی بن جائے گی اور تو اپنے اشٹ سے ہمکنار ہوگا۔ ماتا پتا، سماج

کے دوسرے بندھو، بیوی اور بیٹا کوئی بھی تو ایسا نہیں جس پر تکیہ کیا جا سکے۔ غیروں کے بل پر کیا اُمید؟ پرماتما سے لو لگا کہ اسی کے ہاتھ میں ہر پرکار کے خزانے اور جملہ کمالات ہیں وہ تم کو فکرِ معاش سے آزاد کر دے۔ اُس نے ایک ایک پرانی کی روزی مقرر کر رکھی ہے پرندے اپنے نشیمنوں سے سینکڑوں کوس کی مسافت پر چلے آتے ہیں اور اپنے پیچھے نوزائیدہ بچے چھوڑ آتے ہیں ان کو کون کھلاتا ہے اور کون ان کی پوٹ بھرتا ہے؟ سمرن کی برکت سے پرماتما ان بچوں کی پرورش کا اہتمام کر دیتا ہے جس کے ہاتھ میں سب سدھیاں اور سب ندھیاں ہیں اُس سے کچھ بھی بعید نہیں۔ ستگورو نانک جی کہتے ہیں کہ اے پرماتما! تو سمجھ کہ تم پر میں سینکڑوں بار قربان جاؤں کوئی بھی تیرا انت اور آر پار نہ پا سکا۔

نوٹ۔ اگرچہ کہا ہے کہ ؎

نہ ہم داد اک بھی قاصر ہے نظر کی صورت

ایسے کتنے ہی حجابوں میں ہے پنہاں کوئی

مگر جب یہ پردہ اُٹھ جاتا ہے تو جو از خود رفتگی کی کیفیت کسی عاشقِ بے تاب کے دل و دماغ پر طاری ہوتی ہے وہ کوئی مستِ مولا ہی جانتا ہے ؎

کہہ چکی ہے بارہا مجھ سے تڑپ کر برقِ حسن

کچھ خبر ہے دیکھنے والوں کی حالت کیا ہوئی

یہ وہ حالت ہے جب ضبط کی تاب نہیں رہتی صبر و تشکیب کا دامن ہاتھ سے چھوٹ جاتا ہے اور طالب دیدار بے خود ہو جاتا ہے کسی ایسی ہی حالت میں یہ پانچ بند کہے گئے ہیں ہر ایک بند سے وجد، بیخودی، سرور اور مستی کا عالم پیدا ہے آپ بھی ان کو پڑھئے، گائیے اور گنگنائیے۔ کہ ہر رگِ جاں ✱

راگ آسا محلہ ۴ سوپُرکھ

الف

۱۔ سُو پُرکھ نرنجن ہر پُرکھ نرنجن ہر اگما اگم اپارا ۲۔ سب دھیاوے سب دھیاوے تُدھ جی ہر سچے سرجنہارا

۳۔ سب جیہ تمہارے جی توں جیاں کا داتارا ۴۔ ہر دھیاوہُ سنتو جی سب دُوکھ وسارن ہارا

۵۔ ہر آپے ٹھاکر جی ہر آپے سیوک جی کیا نانک جنت وچارا

ب

۱۔ توں گھٹ گھٹ انتر سرب نرنتر جی ہر ایکو پُرکھ سمانا ۲۔ اِک داتے اِک بھکاری جی سب تیرے چوج وڈانا

۳۔ توں آپے داتا آپے بھگتا جی ہوں تُدھ بن اور نہ جانا ۴۔ توں پار برہم بے انت بے انت جی تیرے کیا گُن آکھ وکھانا

۵۔ جو سیوے جو سیوے تُدھ جی جن نانک تن قربانا

ج

۱۔ ہر دھیاوے ہر دھیاوے تُدھ جی سے جن جگ میں سکھ واسی ۲۔ سے مُکت بھئے سے مکت بھئے جن ہر دھیایا جی تِن ٹوٹی جم کی پھاسی

۳۔ جن نربھو جن ہر نربھو دھیایا جی تن کا بھو سب گواسی ۴۔ جن سیویا جن سیویا میرا ہر جی تے ہر ہر رُوپ سماسی

۵۔ سے دھن سے دھن جن ہر دھیایا جی جن نانک تن بل جاسی

✱ تن کی تار سے ترنم پیدا ہو اور ہر موئے تن کی زبان پر نغمات یزدانی رقص کریں۔

۱۔ تیری بھگت تیری بھگت بھنڈار جی بھرے بے انت بے انتا ۲۔ تیرے بھگت تیرے بھگت صالاحن تدھ جی ہر انیک انیک انتا

۳۔ تیری انیک تیری انیک کریں ہر پوجا جی تپ تاپے جپے بے انتا

۴۔ تیرے انیک تیرے انیک پڑھے بہو سمرت ساست جی کر کریا کھٹ کرم کرنتا

۵۔ سے بھگت سے بھگت بھلے جن نانک جی جو بھاوے میرے ہر بھگونتا

۱۔ توں آد پرکھ اپرمپر کرتا جی تدھ جیوڈا اور نہ کوئی ۲۔ توں جگ جگ ایکو سدا سدا توں ایکو جی توں نہچل کرتا سوئی

۳۔ توں آپے بھاوے سوئی ورتے جی توں آپے کرے سو ہوئی ۴۔ تدھ آپے سر شٹ سب اُپائی جی تدھ آپے سرج سب گوئی

۵۔ جن نانک گن گاوے کرتے کے جی جو سبسے کا جانوئی

شبدارتھ

الف ۱۔ پُرکھ پُرش۔ وہ ذات جو ہر گن اور وکار اور محیط کل ہے۔

نوٹ۔ سانکھیہ نے پرکرتی اور پُرش کو تمام دُنیا کے بنیادی عناصر یعنی مُول کارن مانا ہے۔ ایک اچیتن ہے اور دوسرا سچیتن۔ اگرچہ ان دونوں عناصر کو ازلی اور آزاد مانا گیا ہے مگر پرکرتی پُرش پر غالب آکر اُسے ناچ نچاتی رہتی ہے۔ لیکن گوربانی میں بنیادی عنصر یعنی مُول کارن کیول ایک ایشور کو مانا گیا ہے۔

نرنجن پرکرتی سے رہت۔ بے لوث
اگما اگم جو بدھی سے پرے ہے، جہاں فکر کی رسائی نہ ہو

سو پُرکھ نرنجن ہر پُرکھ نرنجن ہر اگما اگم اپارا — وہ محیط کل پیارا ہے! وہ محیط کل پرکرتی سے آزاد ہے بالکل آزاد ہے وہ لامحدود فکر کی رسائی سے دُور ہے بہت دُور ہے۔

۲۔ سب دھیاوے سب دھیاوے } اسے دیوالے ستیہ دیوالے ہر شکتی کے سرشٹی!

تدھ جی ہر سچے سرجنہارا — سب دھیا سب جو اور جینتی تیرا دھیان کرتے ہیں تیرا دھیان کرتے ہیں۔

۳۔ سب جیہ تمہارا جی توں جیاں کا داتار — سب جیو جنتو ؤں کا تو ہی سوامی ہے تو ہی سب جیو جنتوؤں کا داتا ہے۔

۴۔ ہر دھیاؤ سنتو جی سب دکھ وسارن ہار — سنتو! میری سنو ایشور کا بھجن کرو وہ سب دُکھوں اور کلیشوں کو دُور کرنے والا ہے

۵۔ جنت — داس۔ بھگت
وچیارا — بے بس

ہر آپے ٹھاکر ہر آپے سیوک جی۔ کیا نانک جنت وچیارا — (وہ ہر روپ میں جلوہ گر ہے) سوامی بھی وہ آپ ہی ہے اور سیوک بھی وہ آپ اسنگوورو نانک جی کہتے ہیں کہ مجھ بے بس داس کی کیا حقیقت ہے۔

ب ۱۔ انتر — اندر

نرنتر — انتر رہت۔ جس پر فاصلہ اور دوئی حاوی نہ ہو،

توں گھٹ گھٹ انتر
سرب نرنتر جی
توں اِکو ایکو سمانا

تو، ایک تو سرو دیا پک ہے جو ہر جگہ سما رہا ہے تو گھٹ گھٹ کے اندر بس رہا ہے تو انتر رہت ہے۔ اور نزدیک بھی، یہاں بھی ہے وہاں بھی۔

۲۔ چوج — دل لگی۔ کوتک

وڈانا — اشچریہ جنک، تعجب خیز

اِک داتے اِک بھکاری
جی سب تیرے چوج وڈانا

کوئی داتا ہے اور کوئی بھکاری جو بھی تیرا کوتک ہے وہ اشچریہ جنک ہے۔

۳۔ توں آپے داتا آپے
بھگتا جیو ہوں تدھ بن
اور نہ جانا

دان کرنے والا بھی تو اور دان بھگتانے والا بھی تو آپ ہی ہے میں تو تیرے بغیر کسی اور کو نہیں پہچانتا

۴۔ اکتھ کتھانا — بیان کی وضاحت کرنا۔ کٹھن کا بیکھیپ کرنا،

توں پار برہم بے انت بے
انت
تیرے کیا گن اکتھ کتھانا

تو پار برہم ہے بے انت ہے۔ بے انت ہے۔ میں تیرے گنوں کی کیا تشریح اور وضاحت کروں

۵۔ جو سیوے جو سیوے
تدھ جی جن نانک
تن قربانا

جو تیری پوجا کرتے ہیں جو تیرے بھجن کرتے ہیں شری گورو نانک جی کہتے ہیں کہ یہ داس ان پر قربان ہے

۶۔ ہر دھیاوے
ہر دھیاوے تدھ جی
سے جن جگ میں سکھ واسی

وہی آدمی اس جگ میں سکھ سے رہ سکتا ہے جو تجھ ہری کے نام کا دھیان کرتا ہے نام لیتا ہے

۷۔ سے مکت سے مکت
بھئے [illegible]
دھیایا جی تن ٹوٹی یم کی پھاسی

جن پرشوں نے ہری کا بھجن کیا وہ مکت ہو گئے
وہی مکت ہیں ان کے لئے یم کی پھانسی ٹوٹ گئی۔

۳۔ جن نربھو جن ہر نربھو دھیایا جی
تن کا بھو سب گواسی

جن پرشوں نے اُس نربھے پربھو کا دھیان کیا اُن کا ہر قسم کا ڈر دور ہو گیا

۴۔ جن سیویا جن سیویا میرا ہر جی
تے ہر ہر روپ سماسی

جن بھگت پرشوں نے میرے پربھو کا پوجن کیا بھجن کیا وہ بھی ہری کا روپ ہری کا روپ ہو گئے

۵۔ سے دھن سے دھن
جن ہر دھیایا جی
جن نانک تن بل جاسی

دھنیہ ہیں وہ دھنیہ ہیں جنہوں نے ہری کا دھیان کیا۔ ہر سے لو لگائی شری گورو نانک جی کہتے ہیں کہ یہ داس ان پر قربان جاتا ہے۔

۶۔ ۱ بھگت — بھگتی۔ انوراگ

نوٹ:۔ بھگتی نو پرکار کی کہی گئی ہے (۱) شرون (۲) کیرتن (۳) سمرن (۴) پاد سیون (۵) ارچن (۶) وندنا (۷) داسیہ (۸) سکھیہ (۹) آتم نویدن۔ جیسا جیسا کسی کے من میں اُتشاہ ہوتا ہے ویسی ہی شکل بھگتی اختیار کرتی ہے۔

تیری بھگت تیری بھگت
بھنڈار جی بھرے
بے انت بے انتا

پربھو تو بے انت ہے بے انت سے بھی بے انت ہے تیری بھگتی تیری انیک بھگتی کے بھنڈار بھرے ہیں

۲۔ انک۔ انیک — "ان اور اک سے انک اور ان" "ایک" سے انیک شبد ہے، دونوں کے معنی ان گنت کے ہیں

تیرے بھگت تیرے بھگت
سالاہن تدھ جی ہر انک انیک
انتا

دنیا میں تیرے انیک بھگت، تیرے ان گنت اور بے انت بھگت تیری حمد و ثنا کر رہے ہیں

۳۔ تیری انک تیری انک کریں
ہر پوجا جی تپ تاپے جپے
بے انتا

دیو انیک اور ان گنت تیری پوجا کر رہے ہیں بستار تپسیا میں لگے ہیں اور بے حساب

۴۔ کھٹ کرم کرنتا	جاپ میں شرم آدی کھٹ کرم یعنی کرم کرنیوالے ششم، ودم۔ اُپ دتی: تنکشا ہتر دھا اور سمادھان کے مشاغل
تیرے انیک، تیرے انیک پڑھے بہو سمرت شاست جی کر کریا کھٹ کرم کرنتا	اَن گنت، بے حساب، بہت سی سمرتیوں اور شاستروں کا سوادھیائے کر کے شرم آدی کھٹ سمپتی کی کریا (عمل) کر رہے ہیں۔
۵۔ سے بھگت سے بھگت بھلے جن نانک جی جو بھاوے میرے ہر گوبندا	ستگورو نانک جی کہتے ہیں کہ وہی پریمی بھگت اور وہی بھگت خوش نصیب ہیں جو میرے ہر گوبند کو پسند آتے ہیں۔
س۔ ۱۔ ایہو نیر تُوں آد پُرکھ اپرنپر کرتا جی۔ تدھ جیوڈ نہ کوئی	یہاں سے اسدر نے پوچھا لا ثانی البنظیر تو آدی پُرکھ ہے بے نظیر اور لاثانی کرتا ہے تمہارے جیسا اور کوئی مہان نہیں۔ بزرگی میں کوئی اور تم سے سبقت نہیں لے جا سکتا تم
۲۔ تُوں جگ جگ ایکو سدا سدا تُوں ایکو جی نرنجن کرتا سوئی	یگ یگ میں سدا سدا ہی واحد لاشریک، ادوتیہ اور یکتا رہے ہے تیری ذات نقص سے پاک رہی ہے تو ہی ایک اصل، قائم بالذات خالق ہے
۳۔ تدھ آپے بھاوے سوئی وَرتسے جی۔ تُوں آپے کرے سو ہوئی	دیوا! جو تجھے منظور ہوتا ہے دنیا ہی کا رنگ ہوتا ہے جو تو کرنا چاہتا ہے وہی ظہور میں آتا ہے۔
۴۔ سرج گوائی	پیدا کر کے چھپانا، مٹانا، فنا کرنا
تدھ آپے سرشٹ اُپائی جی تدھ آپے سرج سب گوائی	تو نے ہی یہ سب سرشٹی پیدا کی ہے اور تو ہی اسے پیدا کر کے فنا بھی کر دیتا ہے
۵۔ کاجا توئی	کاریہ، کام کاج، کرم سار، ہوکل، مقدم، لکھنے جیسا
جن نانک گن گاوے کرتے کے جی جو سبسے کا جانوئی	ستگورو نانک جی کہتے ہیں کہ یہ داس تو کرتار کے گن گانے میں مگن رہتا ہے اور یہی کام یا کرم ہے جو جیون کی ہوکل وستو ہے

پرماتما ہمیں ہے، ہر شے کرنیوالا اور آدی

سرل الفاظ:- پُرش ہے۔ مایا سے پاک اور فسکر کی رسائی سے بعید ہے وہ رچنا کا خالق ہے۔ سب اُسی کا دھیان کرتے ہیں منکر تھے انکار میں بھی اُسی کا نقسیم ہے وہ سب جیو جنتوؤں کا سوامی اور سب کا داتا ہے سب دکھوں اور آفتوں کو دور کرنے والا ہے سنت جن اُسی کا دھیان کرتے ہیں وہ ہر روپ میں جلوہ گر ہے سوامی اور سیوک میں وہی ایک جوہر جلوہ فگن ہے ادوتیہ، واحد لاشریک اور یکتا ہے دور اور نزدیک سب جگہ ہے گھٹ گھٹ کے اندر ہے۔ داتا، دانی اور بھکاری میں وہی اداکار اپنی اداکاری کے جوہر دکھا رہا ہے اس کا ہر ایک کرتب اسچریہ جنک ہے۔ دان کرنے والا بھی وہی ہے اور دان کھانے والا بھی وہی ہے۔ ستگورو نانک جی کہتے ہیں کہ ہر رنگ میں وہی جلوہ گر دکھائی دیتا ہے اس کے سوا میں کسی اور کو نہیں پہچانتا۔ اس بے انت پار برہم کے گن کیا ورنن کیے جائیں جب کہ شرح و بسط ممکن نہ ہو جو اس کی عبادت میں لگے رہتے ہیں وہ دھنیہ ہیں جو بھی اُس کے نام کا سمرن کرتا ہے وہ سکھی رہتا ہے وہ جیون مکت ہو جاتا ہے۔ ایسے ہری بھگتوں کی یم کی پھانس کٹ جاتی ہے وہ آزاد ہو جاتے ہیں جو بھی اُس نربھے پربھو کا دھیان کرتا ہے وہ نڈر اور بے خوف ہو جاتا ہے ایسے خوف ہی نہیں وہ ہری کا روپ ہو جاتا ہے استگورو نانک جی

کہتے ہیں کہ دھنیہ ہیں وہ دھنیہ ہیں میں ان پر بلہار جاتا ہوں۔ پرماتما کے بھنڈار شردھا، پریم۔ انوراگ اور بھگتی سے بھرے پڑے ہیں۔ بھن بھن ریتی سے اُس کی بھگتی کی جاتی ہے گو طور و طریق الگ الگ ہیں بانے اور بھیس الگ الگ ہیں مگر پوجا بھگتی اُسی ایک بریہم ہی کی ہو رہی ہے اَن گنت تپ اور تپسیا میں لگے ہیں۔ لاتعداد شرتی اور شاستروں کا سوادھیائے کر کے شُم آدی کھٹ سمپتی کے عمل میں مشغول

ہیں مگر خوش نصیب وُہی ہیں جن کی بھگتی کو وہ منظور کر لیتا ہے۔ داتا! تو رچیتا کا خالق۔ لاثانی اور آدی پرش ہے تو سب سے مہان ہے کوئی تیری برابری نہیں کر سکتا تیری ذات دوئی سے مبرا ہے تو شدھ چیتن ہے جو تجھے منظور ہوتا ہے ویسا ہی ظہور میں آتا ہے۔ سب سرشٹی کو تو ہی نے پیدا کیا ہے بنا کر سے مٹاتا بھی تو ہی ہے۔ ستگورو نانک جی کہتے ہیں کہ میں سرجنہار کے گن گاتے میں مگن رہتا ہوں کہ تمام جیووں کا مُکھ ادھشٹھان یہی ہے۔

راگ آسا محلہ ۴

۱۔ تُوں کرتا سچیار، میڈا سائیں جو تُوں بھاوے سوئی تھیسی　　۲۔ جو تُوں دیہہ سوئی ہوں پائی

۳۔ سب تیری تُوں سبھنی دھیایا جس نُوں کرپا کریں تِن نام رتن پایا　　۴۔ گورمکھ لادھا منمکھ گوایا تُدھ آپ وچھوڑیا آپ ملایا

۵۔ تُوں دریاؤ سب تجھ ہی ماہیں تجھ بن دُوجا کوئی ناہیں　　۶۔ جیہ جنت سب تیرا کھیل وجوگ مل وچھڑیا سنجوگی میل

۷۔ جس نُوں تُوں جانا ہیں سوئی جن جانے ہر گن سد ہی آکھ وکھانے　　۸۔ جن ہر سیویا تن سُکھ پایا سہجے ہی ہر نام سمایا

۹۔ تُوں آپے کرتا تیرا کیا سب ہوئے تُدھ بن دوجا اور نہ کوئے　　۱۰۔ تُوں کر کر ویکھے جانے سوئے جن نانک گورمکھ پرگٹ ہوئے

شبدارتھ

۱۔ میڈا سائیں　　میرے سوامی

تھیسی　　ہوگا۔ ظہور میں آئے گا۔

۱/۲ تُوں کرتا سچیار　　میرے سوامی! تو خالق

میڈا سائیں　　اور برحق ہے۔

جو تو بھاوے سوئی تھیسی　　جو تجھے منظور ہے وہی ظہور میں آئے گا۔

جو تو دیہہ سوئی ہوں پائی　　جو تو بخشے گا وہی میں پراپت کر سکوں گا۔

۳۔ تری　　تری گُن۔ تثلیث

نوٹ: ست، چت، اور آنند۔ ست، رج، اور تم = ایشور، جیو، اور پرکرتی = برہما، وشنو اور مہیش =

سنیوگ، سنتھرنا اور دیوگ = اگنی گنتی اور اکرشن شکتی: جیو دھاری (حیوانات) ورچ (نباتات) اور جڑ پدارتھ (جمادات) = جاگرت، سوپن، اور سوشپتی = نیز کرم، اُپاسنا، اور گیان = یہ سب تری گُن کی صورتیں ہیں۔ سارے برہمانڈ میں یہ تری گُن (ارکان ثلاثہ) اپنا کام کر رہے ہیں ان گنوں کے مختلف درجوں کے امتزاج سے جگت اور جگت کی مختلف صورتیں پیدا ہوتی ہیں (ملاحظہ ہو گیتا ادھیائے ۱۴)

دھیایا　　دھیہ سے تکیت کیا۔ یو دھ ورتی دی مول یعنی بنیاد رکھا دیا

نوٹ:۔ یہاں دھیایا کے معنی معمولی دھیان میں لایا کے نہیں، مغربی عالموں کی تحقیق سے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ جیوا تما

اور نباتات ہی میں نہیں، جمادات یعنی جڑ پرکرتی میں بھی یہ دھ ورتی کام کرتی ہے۔ حرکت، کشش، کیمیائی عمل، بڑھنا گھٹنا، ردِ عمل، یہ سب کیفیتیں دھیہ ورتی کا نتیجہ ہیں۔

سب تیری توں سبھنی دھیایا، جس نوں کرپا کرے تِن نام رتن پایا

سب تری گُن کی صورتیں تو ہی ہیں ان سب کو تو ہی نے دھیہ ورتی سے یُکت کیا ہے (جس سے گنوں میں گنوں کا عمل ہو رہا ہے) مگر نام کی دولت اسے ہی نصیب ہوتی ہے جس پر تیری کرپا ہوتی ہے۔

نوٹ۔ جب تک نگاہ اتنی اونچی نہ ہو جائے کہ وہ حقیقت* پر غالب رہتی ہے۔ پرش جیو سروپ میں پرکرتی کا محتاج رہتا ہے اور طرح طرح کے مصائب اور صعوبات جھیلتا ہے لیکن جس جیو پر پرماتما اپنی نوازش کرتا ہے وہ نام کے آدھار پر ہر ایک وستو میں ایک ہی پربھو کو انوبھو کرتا ہوا پرکرتی پر غالب آ جاتا ہے، اس طرح تری گن اتیت ہونے پر نِرگن چیتن سروپ ہو جاتا ہے اور یہ کیولیہ یا پریم پد ہے جو ہر جیون کا لکش ہے۔

۴۔ گورمکھ — طالب حق۔ گورو میں شردھا رکھنے والا۔
من مکھ — من متی، بے پیر
لادھا — پراپت کیا۔ پایا۔ حاصل کیا
وچھوڑیا — محروم رکھا، اپراپت رکھا۔ نہ ملنے دیا۔
ملایا — مستفید کیا۔ پراپت کرایا

گورمکھ لادھا من مکھ گوایا ندھ آپ وچھوڑیا آپ ملایا

اس نام کی دولت کو گورمکھ نے پراپت کیا اور من مکھ محروم رہا۔ اس کو تو ہی نے محروم رکھا اور اس کو تو ہی نے مستفید کیا۔

نوٹ:۔ جب اویکت برہم میں گن ٹھہرا کر اسے سگن پرمیشور سمجھا جاتا ہے تو یہی سگن یا ویکت پرمیشور ویکت سرشٹی پیدا کرتا ہے اور وہی سب لوگوں کے دل میں رہ کر ان سے سارے کام پرکرتی کے گنوں کے آدھار پر کراتا ہے — جانداروں کے دل میں عقیدت پیدا کرنے والا وہی ہے۔ جانداروں کی خواہشات کا ثمرہ دینے والا وہی ہے۔ من مکھ چونکہ آئین قدرت نیز مریادا سے بے بہرہ رہ کر کام کرتا ہے اس لیئے ناکام رہتا ہے اور گورمکھ اصول پرست ہونے کی وجہ سے شادکامی سے ہمکنار ہوتا ہے۔

۵ دریاؤ — مہاساگر، بحر ناپیدا کنار
وجوگ مِل — ویوگ وش۔

توں دریاؤ سبھ تجھ ہی ماہِ۔ تجھ بن دوجا کوئی ناہِ۔ جیہ جنت سبھ تیرا کھیل۔ وجوگ مِل وچھڑیا سنجوگی میل

اے دیو! تو پارا مہاساگر ہے۔ جس کے دامن میں سب پناہ گزین ہیں جو کچھ ہے وہ تو ہی تو ہے تیرے سوا کوئی دوسرا نہیں۔ جو ادھار اٹھتا ہے تو کوئی ویوگ وش جدا ہو جاتا ہے اور کوئی سنیوگ وش وصل کا مزہ پاتا ہے

۶۔ جانا بیجھ — پرتیکھ دیتا ہے۔ گیان دیتا ہے۔
ہر گُن — ہر کا نام اور روپ
سدہی — سدیو، ہمیشہ
آکھ وکھانے — تاویل اور تفسیر کر سکتا ہے۔

جس نوں توں جانائیں سوئی جن جانے ہر گن سد ہی آکھ وکھانے

جس کو تو پرتیکھ دیتا ہے اسے ہی گیان پراپت ہوتا ہے اور وہ ہی ہر کے نام اور روپ کی تاویل کر سکتا ہے۔

۸۔ جن ہر سیویا تن سکھ پایا

جن لوگوں نے ہری کی پوجن کیا ان کو سکھ ملا اور ان کے ہردہ میں آسانی سے نام نے گھر کر لیا۔

* پہنچ سکے۔ تب تک پرکرتی پرش

سبھے ہی ہر نام سمایا
۹۔ توں آپے کرتا تیرا کیا سب ہوئے
تدھ بن دوجا اور نہ کوئے
۱۰۔ توں کر کر دیکھے جانے سوئے
جن نانک گورمکھ پرگٹ ہوئے

تو خالقِ مطلق ہے جو کچھ ظہور میں آ رہا ہے وہ تیری قدرت کا کرشمہ ہے کوئی دوسرا تیرا ہمسر نہیں

تو بنا بنا کر اپنی رچنا سرشٹی کو دیکھ رہا ہے۔ ستگورو نانک جی کہتے ہیں کہ اس بھید کو وہی جانتا ہے جو گورمکھ کا پد پاتا ہے

سرل ارتھ — سوامی! تو خالق ہے برحق ہے اس تری گن آتمک پرکرتی کا تو ہی خالق ہے جو تجھے منظور ہوتا ہے ویسا ہی پرکرتی کھیل کرتی ہے جس گن سے تو نے مجھے متصف کیا ہے وہ میں نے تم ہی سے پراپت کیا ہے۔ سب تری گن کی صورتیں تم ہی ہے اور تو ہی نے پرکرتی کے مختلف پدارتھوں کو بودھ وِدّی سے پرگٹ کیا ہے جس پر تیری کرپا ہوتی ہے نام کی دولت وہی پاتا ہے جو گورمکھ کے حصہ میں آتی ہے کیونکہ وہ پرکرتی کے بیوہار میں ایک ہی بنیادی جوہر کو دیکھتا ہے من مکھ اس سے محروم رہتا ہے۔ دیوا! تو اپار ساگر کا پرواہ ہے جس میں سب جیو جنتو بلبلے رہے ہیں جب جوار بھاٹا اٹھتا ہے تو کوئی وِیوگ دشٹ الگ ہو جاتا ہے اور کوئی سنیوگ وِش وصل کا مزا پاتا ہے۔ یہ سب گیان اسی گورمکھ کو پراپت ہوتا ہے جسے تو خود پرنچے دیتا ہے وہی تیرے نام اور روپ کی ناوِل بھی کر سکتا ہے۔ اس تری گن جگت کا تو ہی کرتا ہے جو کچھ عالم وجود میں آ رہا ہے وہ سب تیری قدرت کا کرشمہ ہے کوئی تیرا ہمسر نہیں۔ ستگورو نانک جی کہتے ہیں کہ تو ہی اس کائنات کا خالق ہے۔ بناتا ہے اور دیکھتا ہے مگر اس رہسیہ کو وہی جانتا ہے۔ جس کے ہردے میں گورمکھ کے گن پرگٹ ہوتے ہیں۔

آسا محلہ ۱

تت سرودے بھئی لے نواسا پانی پاوک تنہہ کیا ۲۔ پنچ موہ پگ نہیں چالے ہم دیکھاں تن ڈوبیا لے
۳۔ من ایک جنتیس مُوڑھ مناہر سیرت تیرے گن گلیا رہاؤ ۴۔ نہ ہوں جتی ستی نہیں پڑھیا مورکھ مگدھا جنم بھیا
۵۔ پرن وت نانک تن کی سرنا جن توں ناہیں وِسریا

۱۔ تت — اُدھر۔ وہاں۔ اُس جگہ
سرودے — سرور کی تحقیر ہے یعنی نالا یچی
بھئی — ہوا۔ ہے
پانی — جل۔ بادل۔ بوند
پاوک — آگ۔ بجلی، حرارت
لے نواسا — نواس لے رہا ہے، قیام کر رہا ہے
تنہہ — جس نے

تت سرودے بھئی، لے نواسا پانی پاوک تنہہ کیا — اُس جگہ ایک تال ہے۔ وہاں بھی وہی آپ نواس لے رہا ہے جس نے بادل اور بجلی پیدا کی ہے جس نے جل اور اگنی کو اُتپن کیا

نوٹ :۔ ماسبق پیدوں میں دنیا یعنی بحرِ ذخار کا ذکر آیا ہے جو برہم اور برہمانڈ سے متعلق ہے۔ یہاں سرودے سے مراد

پنڈ اور جیو ہے۔ کبیر جی نے اسی خیال کو یوں ادا کیا ہے

بند سمانا سندھ میں یہ دیکھے سب کوئے
سندھ سمانا بند میں برلا جانے کوئے

جل اور اگنی اس رچنا میں خاص اہمیت رکھتے ہیں۔ جل کی معاونت سے مختلف صورتیں اور شکلیں بن کر عالم شہود میں آتی ہیں اور اگنی گرمی پہنچاتی ہے جس سے زندگی قائم رہتی ہے جس طرح کسی انجن کے کل پرزوں کو بروئے کار لانے کے لئے پانی اور آگ کی احتیاج ہے اسی طرح اس پنڈ کی سرگرمی کے لئے حرارت غریزی کی ضرورت ہے۔ ادھر حرارت ختم ہوئی ادھر پرانی ٹھنڈا ہو گیا۔ ستگورو جی فرماتے ہیں جس نے جل کی ایک بوند سے بت گھڑا کر کے اُسے حرارت بخشی اور سرگرم عمل کیا وہ خود اس میں سما رہا ہے ——— ایک مہاساگر ہے جس کی ہستی پر مختلف صورتوں کی نمود ہو رہی ہے غالب نے کیا خوب کہا ہے سه

ہے مشتمل نمود صور پر وجود بحر
یاں کیا دھرا ہے قطرہ و موج و حباب میں

۲۔ پنکج — کیچڑ سے لتھڑا ہوا
موہ پگ — میرے قدم
ڈوبی آئے — غرق ہو جاتے ہیں۔ نہایت شرمسار ہوتے ہیں

پنکج موہ پگ نہیں چالے
ہم دیکھاں نہ ڈوبی آئے

(مایا روپی کیچڑ سے لتھڑ کر ہمارے قدم اس قدر وزنی ہو گئے ہیں کہ چلنے سے معذور ہیں جب ہم اپنی اس دشا کو دیکھتے ہیں تو نہایت شرمسار ہو گئے ہیں۔

۳۔ موہ مُدھا — کاہل۔ آلسیہ
گُن کھیا — گُن نشٹ ہو گئے

من ایک نہ چیتیس موڑ منا
ہر بسرت تیرے گُن گلیا

اے غافل من! تو نے پرماتما کا چنتن نہیں کیا جس سے تمہارے سب گُن نشٹ ہو گئے

۴۔ مُگدھا — موہ مایا میں پھنسا ہوا۔

نہ ہوں جتی ستی نہیں پڑھیا
مورکھ مگدھا جنم بھئیا

نہ میں جتی ستی بھلا اور نہ پنڈت جیون مورکھتا اور موہ مایا میں گذر گیا۔

۵۔ برن وت — برن یعنی تنکا۔ وت یعنی مانند تنکے کی مانند۔ عاجزی سے۔

برن وت نانک تن کی سرنا
جن توں ناہیں وسریا

ستگورو نانک جی کہتے ہیں کہ میں نہایت عاجزی سے ان کی شرن لیتا ہوں جنہوں نے تم کو دل سے نہیں بھلایا۔

سرل ارتھ — اس تالاب میں یعنی پنڈ میں وہی تو اس نے ملا ہے جس نے پانی اور آگ کو پیدا کیا جس نے جل کی ایک بوند سے بت گھڑا کر کے اُسے حرارت بخشی اور سرگرم عمل کیا۔

یہ جیو بھی اسی برہم کا انش ہے۔ یہ آتما اُسی سراپا نور سے پرکاش لے رہا ہے مگر ہمارے قدم مایا روپی آلائش سے اس قدر وزنی ہو گئے ہیں کہ برہم پرکاش کی طرف نہیں اُٹھتے جب ہم اپنی اس کمزوری کو دیکھتے ہیں تو شرم سے ڈوب مرتے ہیں افسوس! اے من! تو نے اُس پرماتما کا ایکبار بھی چنتن نہیں کیا جس سے تیرا ہر ایک گُن نشٹ ہو گیا ہے۔

میں نہ جتی ستی بھلا نہ پنڈت۔ سارا جیون مورکھتا اور آلسیہ میں کھو دیا۔

ستگورو نانک جی کہتے ہیں۔ کہ دھنیہ ہیں وہ جنہوں نے تم کو نہیں بھلایا جو ہر دم تمہارا چنتن کرتے ہیں۔ میں نہایت عاجزی سے اُن کی شرن لیتا ہوں۔

جپ جی صاحب کا اُردو ترجمہ از فقیر سردار ی لال جی نگر ٹھٹھ۔ قیمت ایک روپیہ
رسالہ ادم دہلی سے طلب کریں۔

آسا محلہ ۵

۱۔ بھئی پراپت مانکھ دیہریا گوبند ملن کی ایہہ تیری بریا ۲۔ اور کاج تیرے کتے نہ کام مِل سادھ سنگت بھج کیول نام

۳۔ سرن جام لاگ بھوجل ترن کے جنم بِرتھا جات رنگ مایا کے رہاؤ ۴۔ جپ تپ سنجم دھرم نہ کمایا سیوا سادھ نہ جانیا ہر رائیا

۵۔ کہہ نانک ہم نیچ کرماں سرن پڑے کی راکھو سرماں

شبدارتھ

۱۔ مانکھ دیہریا — منش دیہہ۔ منش دیہہ یا منش شریر۔ انسانی جسم

بریا — باری، موقع

بھئی پراپت مانکھ دیہریا تم کو منش دیہہ پراپت ہوئی ہے۔

گوبند ملن کی ایہہ تیری بریا یہ پرماتما سے ملنے کیلئے تیرا موقع ہے

نوٹ :۔ اس موجودات عالم میں گوناگوں، رنگ کے قسم قسم شکل کے وجود اور پیدا رہتے ہیں۔ اچیتن بھی اور سچیتن بھی، اگر جیسا کہ گوربانی میں کہا گیا ہے اسب ہی میں ایک آتم دیو کا نواس ہے تو پھر مانش جنم ہی کو کیوں فضیلت دی گئی ہے؟

یہ درست ہے کہ آتم دیو ہر جگہ، ہر ایک در روپ، ہر پدارتھ، اور ہر وستو میں ہے مگر نام اور روپ والے کوش (غلاف) کی ساخت کے فرق سے اس میں جاندار اور بے جان کا فرق پڑ جاتا ہے۔ چونکہ آتما نرگن اور اسنگ مانا گیا ہے اس لئے من، بدھی وغیرہ نام اور روپ والے ذرائع (انتہکرن، پران، منو، گیان اور انندمے کوش) کے بغیر بے جان پدارتھ کچھ بھی نہیں کر سکتے اور یہ ذرائع یا اسباب منش جون کے علاوہ اور کسی وجود میں بھی — ذی حس ہو یا بے حس — بدرجہ اتم یعنی پوری طرح حاصل نہیں ہوتے اس لئے منش دیہہ یا شریر افضل مانا گیا ہے۔ یہ مخزن منش ہی کو ملا ہے کہ وہ روحانی ترقی کی طرف مائل ہو سکتا ہے ورنہ شریر کی ممکنات بحر وسہ تو منش اور جانوروں دونوں ہی کے حصہ میں آئی ہے

۳۔ سرن جام لاگ — سرن اور جام کی سندھی ہے جام بمعنی گھڑی،

شرن بمعنی آسرا۔ لاگ بمعنی پریم، انوراگ۔ پربھو آسرے سے پریم رکھ یعنی مالک کے چرن شرن کی وندنا یا محنتی کر۔

بھوجل ترن کے — بھوساگر سے پار اترنے کیلئے

جنم برتھا جات — جنم رائیگاں جا رہا ہے، بے فائدہ گذر رہا ہے

رنگ مایا کے — رنگ بھوگ، پریم انوراگ۔

سرن جام لاگ بھوجل ترن کے جنم برتھا جات رنگ مایا کے — بھوساگر سے پار اترنے کے لئے ہر وقت پرپورن پرماتما کی چرن شرن کی وندنا کیا کرو۔ ورنہ اس مایا کے گنوں پر فریفتہ ہونے سے منش جنم بے فائدہ چلا جا رہا ہے۔

۲۔ اور کاج تیرے کتے نہ کام مِل سادھ سنگت بھج کیول نام — اور کام تمہارے کسی کام نہ آئیں گے ست سنگ میں شامل ہو کر نام کا کیرتن کیا کرو۔

۴۔ سنجم — سنجم: اندریوں کو بس میں رکھنا ضبطِ نفس، دھیان، دھارنا اور سمادھی کا سادھن

ہر رائیا — پرماتما

جپ تپ سنجم دھرم نہ کمایا
سیوا سادھ نہ جانیا ہر رائیا

نہ جپ نہ تپ اور نہ سنیم
اور نہ دھرم ہی کا کوئی کام
کیا نہ سادھو سیوا کر سکا
اور نہ پرماتما کا گیان ہوا
سنگورو نانک جی کہتے ہیں

۵۔ کہہ نانک ہم نیچ کرماں
سرن پرے کی راکھو سرماں

کہ ہمارے کرم ادنے ہیں دیوا!
ہم تمہاری شرن میں آئے ہیں
لاج رکھ لو۔

سرل ارتھ۔ اے من! اشٹ ہتھ ہری درشنوں کے لئے ایک نادر موقع ہے۔ ست سنگ میں شامل ہو کر ہری کیرتن کیا کرو کیونکہ نام سمرن کے علاوہ اور جتنے دنیاوی کام ہیں وہ ادنے ہیں۔ اس کھو ساگر سے پار اترنے کے لئے پری پورن پرماتما کی شرن لو ورنہ اس جدوجہد کی دنیا میں تمہارا جیون بے سود چلا جا رہا ہے مایا تو تمکین و ہوش پر ڈاکہ ڈالنے والی ہے۔ اس جادوگنی کے دام تزویر سے بچنا ہی ہوش مندی کی دلیل ہے۔

اس جیون کا کیا لابھ جس میں جپ نہ تپ نہ سنیم اور نہ دھرم ہی کی کمائی کی گئی ہے نہ کسی سادھو سنت کی سیوا اور نہ ایشور بھگتی۔

سنگورو نانک جی کہتے ہیں کہ دیوا! ہمارے اعمال بہت ادنے ہیں۔ تیری شرن میں آئے ہیں ہماری لاج رکھ لو کہ تمہاری شانِ عطا سے یہی آشا ہے۔

ایک اونکار ستری واہگورو جی کی فتح

پاتشاہی دسویں

بینتی چوپئی

(نوٹ) اکال پرکھ نرگن ہے اور کسی کی مجال نہیں کہ اس میں کوئی گن بھی منسوب کر سکے۔ سنگورو نے جپ جی صاحب کی پوڑی ۶ میں صاف کہا ہے "تہا کوئے نہ سوجھئی جن تس گن کوئی کرے"۔ پھر یہ سگن برہم کیا ہے جسے گوربانی میں سرشٹی کا خالق، رحیم کریم اور بھگتوں کا رکھشک کہا ہے؟

اس موضوع پر ویدوں، شاستروں اور اپنشدوں میں وضاحت سے روشنی ڈالی گئی ہے اور ان پیش کردہ معلومات پر فرلی ذرا سی غور بھی ایمان لا رہے ہیں کہ نرگن ہوتا ہوا گنوں کا خالق ہے اس لئے سگن ہے۔

کیا گیتا میں نہیں کہا گیا کہ جو پرانی میرا جس روپ سے بھی تصور کرتا ہے میں اسی روپ سے اس پر پرگٹ ہوتا ہوں۔ زیر نظر چوپئی میں اسی سگن برہم کے ایک روپ اشٹ بھوج درگا کی آرادھنا کی گئی ہے چنانچہ روایت ہے اگر یقین کیا جا سکتا ہے تو رن چنڈی ہی کے روپ میں پرگٹ ہو کر بھگوتی نے دشمیش پتا کو درشن دیئے۔ ؎

چشم معنی سے کام لے نزل
جو حقیقت ہے وہ ہے عین مجاز

ہمری کرو ہاتھ دے رچھا	ہمارے سہائی ہو کر ہماری رکھشا کیجیئے۔
پورن ہوئے چیت کی اچھیا	ہمارے دل کی مراد پوری ہو
تو چرنن من رہے ہمارا	ہمارا من تمہارے چرنوں میں رہے
اپنا جان کرو پرتپالا	اپنا جان کر ہمارا پالن پوشن کیجیے

ہمرے دُشٹ سبھے تم گھاؤ بدخواہ برباد کرد	ہمارے سب بدخواہوں کو برباد کیجئے
آپ ہاتھ دے موہے بچاؤ	ہمارے سہائی ہو کر ہماری رکھشا کیجئے
سُکھی وَسے مورو پرِوارا میرا پریوار	کرتار! میرا پریوار سُکھ پُوروک رہے ۔
سیوک سکھ سبھے کرتارا	نیز میرے سب سکھ انویائی اور سیوک بھی
مورچھیا نج کر دے کرتے میری رکشا اپنا ہاتھ دیکر	اپنا ہاتھ دے کر ہماری رکھشا کیجئے ۔
سب بیرن کو آج سنگھریئے دشمن سنگھار کیجئے	ہمارے دشمنوں کا آج سنگھار کیجئے ۔
پُورن ہوئے ہماری آسا آشا تور بھجن کی رہے پیاسا تیرے خواہش	ہماری اُمیدیں پوری ہوں تیرے بھجن کی کامنا سدا ہمارے دل میں رہے
تمہیں چھاڈ کوئی اور دھیاؤں چھوڑ	تم کو چھوڑ کر کسی غیر کا دھیان نہ کروں ۔
جو بر چاہوں سو تم تے پاؤں مراد سے	جو بھی مراد چاہوں تم سے پاؤں
سیوک سکھ ہمارے تارئیں	ہمارے سکھ سیوکوں کو پار اُتاریئے
چُن چُن ستر و ہمارے مارئیں	ہمارے شترُوؤں کو چُن چُن کر ماریئے ۔
آپ ہاتھ دے مجھے اُبریئے اُنتبھت کیجئے	آپ ہاتھ دے کر مجھے اُنتبھت کیجئے ۔
مرن کال کا تراس نوریئے مرتیو کا خوف دُور کیجئے	مرتیو کا خوف میرے دل سے دُور کیجئے ۔
ہُو جو سدا ہمارے پچّھا ہمیش کا۔ دل کا سری اسدھج جُوکرِیو رچھیا	اے اسٹ دھوَج دیوی! ان سب کی رکھشا کیجئے جو ہمارے ہمیش یا دل کے ہیں

اشٹ دیوی جی رکشا راکھ لیو موہے راکھنہارے	سنتوں کی سہائتا کرنے والے مہا پربھو
صاحب سنت سہائے پیارے مالک سنتوں کے مددگار	مالک! ہمارے رکھشک ہو کر ہماری رکھشا کیجئے ۔
دین بندھو دُشٹوں کے ہنتا کمزوروں کے مددگار ۔ بدخواہوں کو مارنے والے	تم دین دکھیوں کی مدد کرنے والے اور بدخواہوں کو مارنے والے ہو تم ہی چودہ پُریوں کے مالک ہو ۔
تم ہو پُری چتر دس کنتا چودہ پُریوں یعنی طبقوں کے مالک	
کال پائے برہما بپ دھرا سمے پاکر سریر دھارن کیا	سمے پر تم ہی نے برہما کا وجود دھارن کیا
کال پائے سو جی اوترا شوجی اوتار لیا	اور سمے پر تم ہی نے شوجی کا اوتار لیا
کال پائے کر بشن پرکاسا وشنو کے وجود میں پرکاش لیا	سمے پر وشنو کی صورت میں جلوہ افروز ہوئے
سکل کال کا کیا تماسا سب زمانوں کا کھیل	اور سب زمانوں میں ست جُگ، تریتا اور دواپر، تم ہی نے اوتار لے کر کھیل کیا
جون کال جوگی سو کیو سمے نکول شو	سمے انکول شوجی کو ازلی یوگیشور کیا اور
بید راج برہما جو تھیو	برہما جی کو آیوروید کا ادھشٹاتا

نوٹ:۔ جون کے معنی ہیں وبگ، پرواہ، دھارنا۔ کال کے معنی ہوئے سمے کے پرواہ میں یعنی سمے انکول آفرنیش کائنات پر مناسب وقت پر شوجی کو یوگیشور کیا جس سے ابھیاسی لوگ شکتیوں کی پراپتی کرتے ہیں اور برہما جی کو آیوروید آچاریہ

جون کال سب جگت بنایو	اس کال کے پرواہ میں سب جگت کو اُتپن کیا
دیو دیت جچھن اُپجائیو ہمیش پیدا کئے	اور دیوتا۔ دیتیہ اور ہمیش پیدا کئے
آد انت ایکے اوتارا	سب لوک اور پرلوک کی رچنا

لوک پرلوک — سرشٹا۔ رچنا کرنیوالا	کرنے والا
سوئی گورو سمجھیو ہمارا	ایک ہی ہے اُسے ہمارا گورو سمجھا جائے
نمسکار تس ہی کو ہماری	جس نے سب مخلوق کو آپ آراستہ کیا ہے۔
سگل پرجا جن آپ سواری	اُس ہی کو ہماری نمسکار ہو
سب مخلوق — آراستہ کیا	
سیوکن کو سوگن سکھ دئیو	اپنے سیوکوں کو کلیان کاری سکھ دیا۔
سیوکوں — کلیان کاری سکھ	
سترن کو پل میں بدھ کینو	اور دشمنوں کو پل بھر میں کاٹ دیا۔
دشمنوں کو — کاٹ دیا	
گھٹ گھٹ کے انتر کی جانت	وہ ہر ایک دل کا حال جانتا ہے۔
بھلے برے کی پیر پچھانت	نیک اور برے کے درد کو پہچانتا ہے
چیٹی تے کنچر استھولا	چیونٹی سے لے کر بڑے آکار والے ہاتھی تک
چیونٹی — ہاتھی — بڑے آکار والا	
سب پرکرپا درشٹ کر پھولا	سب پر کرپا درشٹی کر کے خوش ہو رہا ہے۔
سنتن دکھ پائے تے دکھی سکھ پائے سادھن کے سکھی	سنت اور سادھوؤں کے دکھ پانے سے وہ دکھی ہوتا ہے اور سکھ پانے سے سکھی
ایک ایک کی پیر پچھانے گھٹ گھٹ کی پٹ پٹ کی جانے	وہ ہر ایک کے درد کو سمجھتا ہے ہر ایک کے ظاہر اور باطن کو پہچانتا ہے۔
جب اُدکرکھ کرا کرتارا پرجا دھرت تب دیہہ اپارا	جب پرماتما نے اُتکرش یا قوتِ خارجہ سے کام لیا تو لامحدود خلقت نے وجود دھارن کئے

نوٹ:۔ پرکرتی کے ظہور کے سلسلہ کو گُن آتکرش اور اخفا کو گن آکرش کہا جاتا ہے آکرش کے معنی ہیں اپنی طرف کھینچنا اور اُتکرش کے معنی ہیں اپنے سے دور پھینکنا

جب آکرکھ کرت ہو کبھوں	جب آکرش یعنی قوتِ اتصال سے کام لیا
آکرش	
تم میں ملت دیہہ دھر سبھوں	تو سب دیہہ دھاری تم میں مل گئے
دیہہ دھاری	
جیتے بدن سرشٹ سب دھارے	سرشٹی نے جتنے بھی وجود دھارن کر رکھے
آپ اپنی بوجھ اُچارے	ہیں ان سب کو اپنی مرضی سے منتشر کر دیتا ہے
مرضی — منتشر کر دیتا ہے	
تم سب ہی تے رہت نرالم	تم سب ہی سے الگ رہتے ہو
نرالے۔ الگ	اس بات کو وید کے گیاتا راز آشنا اور نکتہ رس جانتے ہیں
جانت بید بھید ار علم	
بیدی بھیدی، سرشٹھ، نکتہ رس	
نرنکار نربکار نرلمبھ	تم نراکار، نروکار اور نرآدھار ہو۔
آکار رہت، وکار رہت، آدھار رہت	
آد انیل اناد اسمبھ	تم انادی ہو اور سرودا شدھ پوتر اور استنگ ہو
پوتر — اُمنگ	
تا کا موڑھ اُچارت بھیدا	ایک اتھوی ان پڑھ ایسی راز کی باتوں کو بلند آواز سے
راز	
جا کا بھید نہ پاوت بیدا	کہتا ہے جن کا بھید وید بھی نہیں پا سکتے۔
تا کو کر پاہن انومانت	اُس کو پتھر کی صورت میں تخیل سے، وشنو پرمانت کرتے
وشنو پرمانت کرتے ہیں	
مہا موڑھ کچھ بھید نہ جانت	وہ مہا مورکھ ہیں اور حقیقت سے ناواقف ہیں۔
مہادیو کو کہت سدا سیو	سدا کلیان کرنے والے مہادیو کو
اشنگل بھیس دھاری جو	اشنگل بھیس دھاری کہتے ہیں
سدا کلیان کرنیوالا ہے	
نرنکار کا چینت نہیں بھیو	رکھیل جو نراکار ہے اُسے بھیس سے کیا مطلب؟ یہ مورکھ

نرنکار کی ذات کا بھید کب جانتے ہیں؟

(نوٹ) انومانت میں آن اور مانت کی سندھی ہے ان کے معنی دشنو کے ہیں۔ یہاں وشنو اور شیو کی ذات کا بالترتیب بیان ہے کیونکہ ہر شیو ہی کی مورتی پوجا کی جاتی ہے۔ اج آن اور کل پرماتما کے نام ہیں۔ مراد ہے برہما، دشنو اور مہیش۔ ان پہلے نسی سماس نہیں اس سے معنی منضبط ہو جاتے ہیں۔

آپ اپنی بُدھ ہے جیتی	جیسی جیسی کسی میں عقل اور سمجھ
برنت بھن بھن توہ تیتی	ہے ویسے ہی بھن بھن طور و طریقہ سے تیرا بیان کرتا ہے۔
جو / تمرا لکھا نہ جائے پسارا / وستار	تمہارے وستار کی طرف نظر کرنے سے اس بات کا انومان
کہہ بدھ سجایو پرتھم سنسارا / کسطرح آدمیں	نہیں ہو سکتا کہ یہ سنسار آدمیں کس طرح ترتیب دیا گیا
ایکے روپ انوپ سروپا / بیمثال سندر روپ	ایک ہی بے مثال سندر روپ ہے جو کہیں گدا ہے
رنک بھیو راؤ کہیں بھوپا / گدا راجا بھوپتی	کہیں راجا اور بھوپتی
انڈج جیرج سیتج کینی / انڈے جیور سے پسینے سے	انڈج، جیرایج اور سویدج کو بنا کر پھر اُدبھج رچنا کو بھی
اُت بھج کھان بہور رچ دینی / زمین کے پھٹنے سے مخلوق	کھڑا کر دیا
کہوں پھول راجا ہوئے بیٹھا / راج کنول	کہیں پھولوں کا راجہ یعنی راج کنول بن کر بیٹھا ہے
کہوں سمٹ بھیو سنکر ایکٹھا / نہایت باریک کانٹا	اور کہیں سمٹ کر نہایت باریک سا کانٹا بن کر رہ گیا ہے
سگری سرشٹ دکھائے اچنبھو / تمام کائنات حیران کرنیوالی ہے	یہ تمام کائنات جس میں گوناگوں رنگ اور روپ کی صورتیں ہیں
آد جُگاد سروپ سوئمبھو / ایک ہی روپ ذات مطلق	ایک دیدہ ور کے لئے) تحیر کا سامان ہے کیونکہ ذات مطلق (جو سرشٹی کی خالق ہے آد جگاد سے ایک ہی روپ رنگ میں جلوہ آرا ہے۔

اب رچھا میری تم کرو	اب آپ میری رکشا کیجیے۔
سکھ آپار اکھ سنگھ کرو / منتر مخالف	سکھ منتروں کو نصیحت کیجیے اور مخالفوں کا سنگھار
دُسٹ جیتے اُٹھوت اُتپاتا / دُراچاری آفت مچانیوالے	یہ جتنے بداچاری آفت مچانے والے سنکٹ ہیں
جبہ اسُدھج تو سرنی پرے / جو	ان سب کا دل میں آگھات کیجیے۔
تن کے دُست دُکھت ہو مرے	اے اسدھ دھوج دیوی جو بھی تیری شرن میں آگئے ہیں اُن کے دُشمن دُکھی ہو کر مر گئے
پُرکھ جون پگ پرے تمہارے / جو قدم پڑے	جو پُرش تمہارے قدموں پڑ گئے ہیں
تن کے تم سنکٹ سب ٹارے / دُور کئے	اِن کے سب سنکٹ تم نے دُور کر دیئے۔
جو کل کو اکبار دھیا ہے / شو	جس نے شیو کا ایکبار بھی دھیان کیا۔
تا کے کال نکٹ نہ آئے ہے	ان کے نزدیک موت نہیں پھٹکتی

نوٹ:۔ کل وہ ذات کل جو کُل جر اور تمام مخلوق کو شمار کرنے والا ہے۔ اج وہ ذات ہے جو جنم داتا ہے اور آن جو ساکن اور متحرک دُنیا کو قائم رکھتا ہے۔ یعنی شِو، برہما اور وشنو۔

رچھا ہوئے تاہہ سب کالا / اسکی	اس کی رکشا ہر سمے ہوتی ہے
دُسٹ ارشٹ ٹرے تت کالا	اس کے دُشمن اور کلیش فوراً ہٹ جاتے ہیں

کرپا درشٹ تن جا نہہ تہہ ریہو
جس کی طرف دیکھو
تا کے تاپ تنک میں ہریو
کلیش جلدی
ردھ سدھ گھر میں سب ہوئی

جس کی طرف ماتا! تم نے کرپا درشٹی سے دیکھا اس کے کلیش کچھن بھر میں بھاگ جاتے ہیں اس کے گھر میں عقل اور دولت کی بڑھتی ہوتی ہے کوئی دشمن اور زیاں کار اسے ہانی نہیں پہنچا سکتا

اک بار جن تمہیں سنبھارا
یاد کیا
کال پھاس تے تاہہ اُبارا
موت کی پاش اس کو ادھار کیا
جن نر نام تمہارو کہا
دارد دوشٹ دکھ نے رہا
چھوٹ گیا
دردر
کھڑک کیت ہیں سرن تہاری
رن بھومی شرن
آپ ہاتھ دے لیہہ اُباری
سرب ٹھور میں ہوئے سہائی
سب جگہ
دُشٹ دوکھ تے لیہہ بچائی

جس نے ایکبار بھی تم کو یاد کیا اُس کو کال یعنی موت کی قید سے بچا لیا۔ جس نے بھی تمہارے نام کا سمرن کیا وہ دکھ، دردر اور سب دوشوں سے نجات پا گیا اس رن بھومی میں تمہاری شرن میں آیا ہوں تم میرے سہائی ہو کر کے مجھے وجے دیجئے۔ ہر جگہ اور ہر موقع پر میری سہائتا کر کے دشمنوں اور مشکلوں سے مجھے بچا لیجئے

سویّا

پائے گہے جب تے تمرے تب تے
پاؤں پکڑے
کوؤ آنکھ ترے نہیں آنیو
کوئی آنکھ تلے
رام رحیم پران قران انیک
کہیں مت، ایک نہ مانیو
مت
سدھا کسی ایک کی پورنتا
گرہن نہ کر سکے

جب سے تمہارے پاؤں پکڑے ہیں۔ تب سے کوئی بھی ہمارے خیال اور توجہ کو کھلا نہیں لگتا

رام اور رحیم کے پرستار، پران اور قران شریف نیت اور علا بہت سے سدھانت بتاتے ہیں لیکن کبھی ایک کی پورنتا کو ہم گرہن نہ کر سکے۔

سمرت شاستر بید سبھے بہو بھید
کہیں، ہم ایک نہ جانیو

سمرتی، شاستر اور وید، سب ہی بہت قسم کے بھید بتاتے ہیں لیکن ہم کو کسی کا گیان نہ ہو سکا

سری اسیان کرپا تمری کر
کرپان دھارنے والی اپنی اراددھنا
میں نہ کہیو، سب توہے بکھانو
کرتا ہوں استتی کرتے ہیں

اے کھڑگ دھاری دیوی! اپنی کرپا کر دیں ہی تمہاری ارادھنا نہیں کرتا سب تمہاری استتی کرتے ہیں

دوہرا

سگل دوار کو چھاڈ کے گہیو تہارو دوار
سب در چھوڑ کر پکڑا
بانہہ گہے کی لاج اس گوبند داس تہار
بھجا پکڑنے کی یہ تمہارا

سب در چھوڑ کر تمہارا در پکڑا ہے ہاتھ پکڑنے اور نجات شرن میں آنے کی لاج رکھنا یہ گوبند داس تمہارا ہے

نوٹ:۔ ایک فارسی کے شاعر نے کہا ہے

آں کس کہ بداند و بداند کہ بداند
در جہل مرکب ابدالدہر بماند
آنکس کہ بداند و بداند کہ نداند
او ہم اسپ خویش بمنزل مے رساند

جس کا مطلب ہے۔ جو شخص کچھ جانتا ہے اور یہ سمجھتا ہے کہ وہ عالم ہے گھمنڈ رکھتا ہے وہ اس دنیا میں جاہل مطلق ہی رہتا ہے مگر جو شخص جانتا ہے اور یہ سمجھتا ہے کہ وہ پرنتو کچھ نہیں جانتا وہ مہاپرش ہے وہی کامیاب ہوتا ہے وہی منزل مقصود پر پہنچتا ہے چنانچہ اس سویّا کو اگر فارسی شاعر کے مقولہ کی تعبیر کہا جائے تو برحق ہوگا۔

آتم گیان ہو جانے پر معقولات پر کون دھیان دیتا

ہے۔ وید اور سمرتی کے بتائے ہوئے کامیہ روپ کرم کانڈ کی کم ضرورت رہتی ہے۔ اسی طرح مقام لاسنگذر جانے پر شرعی احکام کی حاجت نہیں رہتی مگر شکتی کی ؟ شکتی کی اوشکتا ہر حالت میں رہتی ہے جیسے سشنکر آچاریہ نے اپنے آنند لہری سنتوتر میں گایا ہے بھگوان بدھ نے پرگیا پارمتا سنتوتر میں اور دسمیش پتا نے درگا استتی ہیں۔

برہما، وشنو اور شو شکتی سے الگ نہیں، جیسا کہ اس چوپائی سے ظاہر ہے۔ دنیا میں جو کچھ سرگرمی ہے وہ شکتی ہی کی بدولت ہے شکتی ہی سب کا عطر اور جوہر ہے۔ شکتی کے اپاسک کی نظر دیوی کی کثیف مورتی پر نہیں رہتی وہ اسے اروپ، حد درجہ کی لطیف، تمیز و ادراک سے پرے کی ذات سمجھتے ہیں۔ پرم ہنس رام کرشن اور سوامی وویکانند کالی کے کل بل پر جی جان سے فدا تھے۔ کیوں کہ وہ کالی کے روپ میں شکتی ہی کو تمام عالم رنگ و بو کے وجود کا باعث سمجھتے تھے۔

رام کلی محلہ ۳ آنند

اک اونکار ستگور پرساد

۱۔ آنند بھئیا میری مائے ستگورو میں پایا

۲۔ ستگور تاں پایا سہج سیتی من وجیاں وادھائیاں

۳۔ راگ رتن پروار پریاں سبد گاون آئیاں

۴۔ شبدو ناگاؤ ہری کیرا من جنی وسایا

۵۔ کہے نانک آنند ہویا ستگورمیں پایا

شبدارتھ

۱۔ آنند بھئیا	منگل کاراج ہوا
۲۔ وادھائیاں	وادھیہ کی جمع۔ باجے۔ شہنائیاں
۳۔ راگ رتن	راگ ودیا کے ماہر۔ گندھرو
پروار	پریوار
پریاں	جمع پری کی۔ پربہ۔ اپسری۔ بھاریہ
۴۔ سبدو ناگاؤ	استتی کے بدگاؤ۔ سوستی واچن
ہری کیرا	پرماتما کا

اے من! ستگورو کے درشنوں سے، امر جیوتی کے نظارے سے کیا آنند آرہا ہے۔ کوئی چلہ کشی نہیں کوئی تپ اور ریاضت نہیں۔ نہ وادی ایمن میں پاؤں توڑے نہ کوہ طور پر آنکھ لڑانے کے لئے دیدے پھوڑے ہمیں تو آسانی ہی سے ستگورو پرماتما کے درشن نصیب ہو گئے اور دیدار حق پر من میں انہد شبد کے مدھر راگ بجنے لگے ہیں مانو گندھرو اپنے پریوار کے ساتھ گیت گاتے کے لئے حاضر ہوئے ہیں۔ ان کے دلکش نغمات روحانی کے کیف و سرور سے ویرانہ دل آباد ہو گیا۔ اے من اب دیدار ہو اور رکتا زار کی سبھا کا گائن کر۔ ستگورو نانک جی کہتے ہیں کہ پرشوتم کے درشنوں سے بے پایاں آنند گھر کر رہا ہے

نوٹ: مندرجہ بند میں راگ کو دیکھتی ادیب نے کہ اس کے پریوار (رینرول) اور اپسری کا ذکر آیا ہے جیسا کہ صفحہ پر ذکر کیا گیا ہے ان سے مختلف راگنیاں مراد ہے۔

جب من "نام" میں لے ہو جاتا ہے تو طالب حق پر ایک خاص سرور آنند کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے اور باطن میں نغمات بر دتی سننے میں آتے ہیں مولانا روم نے بھی کہا ہے

؎ گو بگویم شمۂ زاں نغمہا
مردہ ہا سر بر زنند از زخمہا

یعنی اگر شمہ بھر بھی ہم ان نغموں کا کیف بیان کریں۔ تو ان کی چوٹ یا تموج سے قبروں سے مردے اٹھ کھڑے ہوں اس بند میں ان ہی نغمات روحانی کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

۱۔ اے من میریا توں سدا رہے ہر نالے

۲۔ ہر نال رہو توں من میرے دکھ سب وسارنا

۳- انگی کار اوہ کرے تیرا کاج سب وسادنا

۴- سبھناں گلاں سمرتھ سوامی سو کیوں منوں وسارے

۵- کہے نانک من میرے سدا رہو ہرنالے

شبدارتھ

۳- انگی کار	سویکار

اے من! تو ہر سمے ستگورو کی قربت سے فیضیاب رہا کر۔ اس کی قربت سے سب دُکھ دُور اور فکر وتردد کو بھول کر ایکا گر چیت کے ساتھ اس کی ہم نشینی کر۔ تیرے سب کام سرانجام کر دے گا کیونکہ اُس مالکِ دو جہاں کو سب قدرت ہے۔ اس سے غافل نہ رہو اس پر تکیہ رکھ ہمیشہ اپنے انگ سنگ جان۔ یہی ستگورو نانک کا آدیش ہے۔

۱- ساچے صاحبا کیا نہیں گھر تیرے

۲- گھر تاں تیرے سبھ کچھ ہے جس دیہہ سو پاوے

۳- سدا صفت صالاح تیری نام من وساوے

۴- نام جن کے من وسیا واجے سبد گھنیرے

۵- کہے نانک سچے صاحبا کیا نہیں گھر تیرے

شبدارتھ

۴- گھنیرے	شریر کے اندر

اے ستیہ دیوا تیرے گھر میں کیا نہیں ہے؟ تیرے گھر میں سب کچھ ہے مگر وہی پا سکتا ہے جس پر تو نوازش کرے جو تیری حمد وثنا کرتا ہے۔ تیرا نام اس کے من کو آباد اور شاد رکھتا ہے۔ جن کے من میں تیرا نام ستھائی روپ سے سھتر ہو گیا اُن کے باطن میں، گھٹ میں انہد شبد کی دھونی پرگٹ ہوئی۔ ستگورو نانک جی کہتے ہیں کہ اے سچے

مالک! تیرے گھر میں کیا نہیں ہے؟

۱- ساچا نام میرا آدھارو

۲- ساچ نام آدھارو میرا جن بھکھا سب گوائیاں

۳- کر سانت سکھ من آئے وسیا جن اچھاں سب پجائیاں

۴- سدا قربان کیتا گورو توں جس دیاں ایہہ وڈیائیاں

۵- کہے نانک سنو سنتو سبد دھرو پیارو

ساچا نام میرا آدھارو

شبدارتھ

۱- آدھارو	آدھار ہے
۲- بھکھا	ابھلاشا
۳- سانت	شانتی
اچھاں	کامنائیں۔ خواہشیں
پجائیاں	پوری کیں
۴- دیتوں	پرتی
وڈیائیاں	کرامتیں
۵- دھرو	دھارن کرو

مالک کا سچا نام میرا آدھار ہے۔ اس سچے نام کے آدھار ہی نے میری سب ابھلاشیں اور وشئے واسنائیں نابود کر دیں۔ اسی نام نے من کی مرادوں کو پورا کر کے شانتی اور سکھ پردان کیا۔ میں اُس ستگورو کے پرتی قربان جاؤں جس کے نام کی بزرگی اور کرامات کا یہ ادنےٰ کرشمہ ہے۔ ستگورو نانک جی کہتے ہیں کہ سنتو! نام کو دھارن کرو۔ وہی سچا نام میرا آدھار ہے۔

۱- واجے پنچ سبد تت گھر سبھاگے

۲- گھر سبھاگے سبد واجے کلا جت گھر دھاریا

۳۔ پنچ دوُت تُدھ وس کیتے کال کنٹک ماریا
۴۔ دُھر کرم پایا تُدھ جن کو سے نام ہر کے لاگے
۵۔ کہے نانک تہ سُکھ ہوا تت گھر انہد واجے

شبد ارتھ

۱۔ پنچ شبد	یہ شبد یوگ کی اصطلاح ہے نام کی دھُن پانچ مقامات میں پیدا ہوتی ہے۔ منزل بہ منزل شبد کی دھونی میں تبدیلی آتی رہتی ہے۔ اس دھونی کی پانچ صورتیں ہیں۔ اوم سوہنگ آدی۔
گھر	گھٹ
۲۔ کلا جت	گھڑی، پل، کلا سمے کے بھاگ ہیں کلا کے برابر۔ لمحہ بھر
۳۔ پنچ دوُت	پانچ دُوتی یعنی دشمن، کام، کرودھ لوبھ، موہ اور اہنکار
کال کنٹک	کال یعنی مایا۔ تکلیف دینے والی مایا
۴۔ دُھر کرم	پراربدھ سے

اُس گھٹ کے سوبھاگیہ کے کیا کہنے جس میں شبد پیدا ہوتے ہیں۔ اس گھٹ کے بھاگیہ اوچیہ ہیں جس میں شبد پرگٹ ہوا۔ جس ہردے نے اس شبد کو لمحہ بھر کے لئے بھی دھارن کیا اس نے کام کرودھ، لوبھ، موہ، اہنکار جیسے پانچ شترُوؤں کو بس میں کر لیا اور دُکھ روپی مایا پر بجے پراپت کی۔ جس کسی نے پراربدھ وش شبد کو پایا وہ بھگوت بھجن میں لگ گیا اُسے پرماتما کی قربت نصیب ہوئی۔ ستگورو نانک جی کہتے ہیں کہ وہ سکھی ہوا جس کے گھٹ کے اندر شبد پرگٹ ہوا۔

۱۔ آنند سنو وڈبھاگیو سکل منورتھ پورے
۲۔ پاربرہم پربھ پایا اُترے سکل وسورے
۳۔ دُوکھ روگ سنتاپ اُترے سُنی سچی بانی
۴۔ سنت ساجن بھئے سرسے پُورے گور تے جانی
۵۔ سُنتے پنیت کہتے پوِت ستگور رہیا بھرپورے
۶۔ بنونت نانک گور چرن لاگے واجے انہد تُورے

شبد ارتھ

۱۔ آنند سنو	منگلاچار سنو۔ آنند بانی پر وچار اور دھیان دو
وڈبھاگیو	اوچیہ بھاگیہ والو
منورتھ	ابھلاشا۔ اچھیا۔ کامنا
۲۔ پاربرہم	نرگن اور نراکار برہم جو جگت سے پرے ہے
وسورے	کلیشیں
۳۔ سنتاپ	مانسک جلن۔ وکار۔ باطنی کدورت۔ کشمکش
۴۔ ساجن	سجن۔ پریمی۔ بھگت
بھئے سرسے	خوش ہو گئے۔
جانی	گیان پراپت کر کے۔
۵۔ پنیت	پنیہ کے بھاگی
پوِت	پوِتر۔ پاک
۶۔ بنونت	بنتی کرنے والا۔ نمر۔ عاجز
تُورے	باجا۔ نفیری

۱۔ اے اُوچیہ بھاگیہ والو! منگلاچار۔ آنند بانی پر وچار اور دھیان دو کہ من کی سب مرادیں بر آئیں گی اس آنند کے پرشاد سے سچا آنند۔ پاربرہم پربھو کے درشن سہج ہی نصیب ہوتے ہیں کیونکہ آنند اسرور قلب الٰہی انند رسچا آنند پرماتما کے لئے کشش کا سامان ہوا کرتا ہے سب کلیشیں، دکھدائی وکار ختم ہو گئے۔ سنت اور بھگت جن کامل گورو کے فیض سے گیان پا کر پرم آنند کے لطف و سرور سے شادکام ہوئے۔ ستگورو کی آنند بانی میں پرم

پرم آنند سنگورہی بول رہا ہے۔ اِس کے سننے والے بندے کیسے بھاگی اور لگنے والے پوتر ہوں گے۔ ستگورو نانک جی کہتے ہیں کہ یہ بندہ عجز و انکسار سے گورو جی کے چرنوں پر سیس جھکاتا ہے جس کی کرپا درشٹی سے میرے گھٹ میں انہد شبد کی گنجار سنائی دے رہی ہے۔

منداولی محلہ ۵

۱۔ تھال وچ تن وستو پیئیو ست سنتوکھ ویچارو
۲۔ امرت نام ٹھاکر کا پیئیو جس کا سبھس آدھارو
۳۔ جے کو کھاوے جے کو بھونچے تس کا ہوئے اُدھارو
۴۔ ایہہ وست تجی نہ جائے نت نت رکھو اُر دھارو
۵۔ تم سنسار چرن لگ تریئے سب نانک برہم پسارو

ارتھ

تھال — حلقہ۔ انتہ کرن (من۔ چیت۔ بدھی اور اہنکار) کا حلقہ۔ کایا، شریر

نوٹ۔ سنت تلسی داس جی نے بھی رامائن میں ایک جگہ انہی معنوں میں استعمال کیا ہے۔

پیئیو — (پایو) ڈالو۔ رکھو
سبھس — سب کائنات
آدھارو — ایسا پدارتھ جس پر آدھار رکھا جائے

تھال وچ تن وستو پیئیو ست سنتوکھ ویچارو امرت نام ٹھاکر کا پیئیو جس کا سبھس آدھارو — تھال یعنی انتہ کرن کے حلقہ میں من میں ست، چیت میں سنتوش اور بدھی میں وچار بھاونا کو جگہ دے کر اہنکار میں مالک کا امرت نام بھی ڈال دو ایسا نام جس کے آدھار پر سب کائنات ہے۔

۳۔ بھونچے — بھوگ انگھو سے مرکب ہے۔ بھو بہ معنی بہت انگھو سے بھی اچمن کرنا یا جل پینا۔ من بھر جل پینا۔

جے کو کھاوے جے کو بھونچے — اس نعمت کو، ست، سنتوش، وچار اور امرت نام کے مرکب کو جو بھی کھائے اور پیئے اس کا اُدھار ہو گا

۴۔ اُر دھارو — دھیان کرنا۔

ایہہ وست تجی نہ جائے نت نت رکھو اُر دھارو — یہ وستو، یہ نعمت ایسی ہے جو تیاگ کرنے کے لائق نہیں دن بدن ہردے میں رکھ کر دھیان کرو۔

۵۔ تم سنسار چرن لگ تریئے سب نانک برہم پسارو — ستگورو نانک جی کہتے ہیں کہ یہ سنسار ایک برہم کا وستار ہے اس کے شرن میں جانے ہی سے منش سنسار سے پار ہو سکتا ہے

انتہ کرن کے حلقہ میں ست، سنتوش اور وچار کی بھاونا اُجاگر کر کے اہنکار یا خودی کے پردے کو چاک کرنے کے لئے امرت رُوپی نام کا ابھیاس کرنا چاہیئے کہ نام ہی کُل کائنات کا آدھار ہے۔ اس نعمت کو جس نے بھی کھایا یا پیا اُس کا اُدھار ہو گیا۔ یہ ایسا سادھن ہے جس پر پرتی دن لحہ بلحہ عمل پیرا ہونا چاہیئے ستگورو نانک جی کہتے ہیں کہ سب سنسار ایک ہی برہم کا وستار ہے اسی کی شرناگتی سے منش سنسار ساگر سے پار ہو سکتا ہے۔

سلوک محلہ ۵

۱۔ تیرا کیتا جاتو ناہیں میںنوں جوگ کیتوئی
۲۔ میں نرگنیارے کو گن ناہیں آپے ترس پیئوئی
۳۔ ترس پیا مہرامت ہوئی ستگورو سجن ملیا
۴۔ نانک نام ملے تاں جیواں تن من تھیوے ہریا۔

شبدارتھ

۱۔ تیرا کیتا — تیری قدرت
جاتو ناہیں — قدر نہیں کر سکا
جگ کیتوئی — اپنے پریم میں دیوانہ کر دیا

تیرا کیتا جاتو ناہیں — تو نے اپنے پریم میں مجھے دیوانہ کر دیا ہے
مَینوں جوگ کیتوئی — میں تیری قدرتوں کی کماحقہ قدر نہیں کر سکا
۲۔ میں نرگنیارے کو گُن ناہیں — میں گن ہین ہوں مجھ میں کوئی گن نہیں ہے
آپے ترس پیئوئی — تو نے آپ ہی مجھ پر دیا کی ہے
۳۔ مہرامت ہوئی — مجھ پر رحمت ہوئی

(نوٹ: "مہرامت" میں مہر اور امت کی سندھی ہے جس طرح جپ جی صاحب کی پوڑی ۹ میں "ادر" و "اساد" کی سندھی سے اوراساد بنا ہے۔ وہاں ہم نے تفصیلی نوٹ دیا تھا مگر رام جانے کس طرح چھپنے سے رہ گیا۔ یہ غلط ہے جو اَدر اساد کو ایک لفظ سمجھ کر اس کے معنی بغیر سواد کے کرتے ہیں ان معنوں میں ترنگ میں شتر گربہ کا عیب پیدا ہو جاتا ہے)

ترس پیا مہرامت ہوئی — چشم کرم کی التفات سے مجھ پر رحمت
ستگورو سجن ملیا — ہوئی کہ ستگورو پیارے کے درشن ہو گئے۔
۴۔ نانک نام ملے تاں جیواں — ستگورو نانک جی کہتے ہیں کہ نام
تن من تھیوے ہریا — دان ہی سے میرا جیون ہے اور نام ہی سے میرے تن من میں ہرش رہتا ہے۔

دیو! تو نے مجھے آتم گیان بخش کر اپنے پریم میں دیوانہ کر رکھا ہے میں تیری بے پایاں قدرتوں کی کما حقہ قدر نہیں کر سکا پھر بھی مجھ نافاتل سے انسان پر تو نے خود ہی کرپا کی ہے۔ تیری چشم کرم کی التفات ہی سے مجھ پر رحمت ہوئی ہے اور درشن نصیب ہوئے ہیں ستگورو نانک جی کہتے ہیں کہ نام ہی میرے جیون کا آدھار ہے اسی سے میرے تن اور من میں ہمیشہ ہرش رہتا ہے۔

پوڑی

۱۔ تیتھے توں سمرتھ جتھے کوئی نا ہے
۲۔ اوتھے تیری رکھ اگنی اُدر ماہے
۳۔ سُن کے جم کے دُوت نائے تیرے چھڈ جاہے
۴۔ بھوجل بکھم اسگاہ گورسبدی پار پاہے
۵۔ جن کو لگی پیاس امرت سیئی کھاہے
۶۔ کل میں ایہو پُن گُن گوبند گاہے
۷۔ سبسے نوں کرپال سمالے ساہے ساہ
۸۔ برتھا کوئے نہ جائے جہ آوہ تدھ آہ

شبدارتھ

۱۔ سمرتھ — شکتی، بل۔ یوگیتا
۲۔ اگنی اُدر ماہے — شکم مادر کی آگ میں۔ ماں کے پیٹ کی اگنی میں۔
۴۔ بکھم — بھیشم۔ بھیانک
اسگاہ — اتھاہ
گورسبدی — گورو سے بخشا ہوا نام
۵ سیئی — وہی
۷۔ سبسے نوں — سب سے نیارا۔ سب سے اسنگ
سمالے ساہے ساہ — دم بدم خبر گیری رکھتا ہے
۸۔ برتھا — مایوس
تدھ آوہ — تیری طرف آتا ہے۔ تیری شرن میں آتا ہے۔

دیو! جہاں کوئی سمرتھ نہیں ہے جہاں کسی کی دلیری نہیں وہاں تیری قدرت اور طاقت اپنا اعجاز دکھاتی

ہے۔ ماں کے پیٹ کی آگ میں تو ہی بچہ کی رکشا کرتا ہے تیرا نام سنتے ہی یم کے دوت راہ فرار اختیار کر لیتے ہیں۔ اتھاہ اور بھیانک بھوساگر تیرے نام ہی کے فیض سے پار کیا جا سکتا ہے مگر اس نام امرت کا پان وہی کر سکتا ہے جن کی اچھیا پوری ہوتی ہے۔ گوبند کے نام کی مہما کا گائن ہی کل یگ میں نیئہ ہے اے کرپا ندھان! تو آدی سے سب سے نیارا ہوتا ہوا بھی سب کی خبر گیری رکھتا ہے جو بھی تیری شرن میں آیا کبھی مایوس لوٹ کر نہیں گیا

سلوک محلہ ۵

۱۔ انتر گورو ارادھنا جہوا جپ گور ناؤں
۲۔ نیتری ستگور پیکھناں سرونی سننا گور ناؤں
۳۔ ستگور سیتی رتیاں درگہ پائیے ٹھاؤں
۴۔ کہہ نانک کرپا کرے جس نوں ایہہ وتھ دے
۵۔ جگ میں اُتم کاڈھیہ ورلے کئی کے

شبدارتھ

۱/۲ ارادھنا	اپاسنا کرنا۔ جپ کرنا۔ دھیان
پیکھناں	دیکھنا
جہوا	زبان
نیتری	آنکھوں سے
سرونی	کانوں سے
انتر گورو ارادھنا جہوا جپ گور ناؤں نیتری ستگور پیکھناں سرونی سننا گور ناؤں	ہردہ میں گورو اُپاسنا۔ زبان سے گورو کے نام کا جاپ۔ آنکھوں سے ستگور کی جیوتی کا دھیان اور کانوں سے گورو کے نام کی دھونی کا سننا اور استو میں شردھن من اور دھیان ہے۔
۳ رتیاں	انوراگ اور پریم ہونا
ٹھاؤں	ٹھکانا۔ جگہ۔ مقام
ستگور سیتی رتیاں درگہ پائیے ٹھاؤں	یوں ستگور کے پریم میں رنگے جانے سے اس کے دربار میں جگہ ملتی ہے
۴/۵ وتھ	وستو۔ نعمت
کاڈھیہ	نکالنے والا۔ الگ کرنے والا۔ مجازاً تتو یا جوہر کے نکالنے والا جوہر شناس۔ پرم ہنس، تتو درشی
ورلے	خال خال
کہہ نانک کرپا کرے جس نوں ایہہ وتھ دے جگ میں اُتم کاڈھیہ ورلے کئی کے	ستگورو نانک جی کہتے ہیں کہ پرمیشور اپنی کرپا سے جس کو یہ نعمت بخشتا ہے ایسا تتو درشی پرم ہنس جگ میں کوئی خال خال ہے

ہردہ کے اندر گورو اُپاسنا، زبان سے گورو کے نام کا جاپ، آنکھوں سے ستگورو کی جیوتی کا دھیان اور کانوں سے ستگورو کے نام کی دھونی کا سننا، اس طرح کے ستگورو پریم میں رنگے جانے سے اس کے دربار میں جگہ ملتی ہے انتہا اس کا ساکشات کار ہوتا ہے۔ ستگورو نانک جی کہتے ہیں کہ پرمیشور جس پر کرپا کر کے یہ نعمت بخشتا ہے ایسا تتو درشی پرم ہنس اس جگت میں کوئی خال خال نظر آتا ہے۔

محلہ ۵

۱۔ رکھے رکھنہار آپ اُبارئین
۲۔ گور کی پیری پائیے کاج سوارئین
۳۔ ہوا آپ دیال منوں نہ وسارئین
۴۔ سادھ جنا کے سنت سنگ بھوجل تارئین
۵۔ ساکت نندک دُشٹ کھن ماہِ بدارئین

۶- تنس صاحب کی ٹیک نانک منے مانہہ
جس سمرت شکھ ہوئے سگلے دُکھ جانہہ

۱. اُپارجن	اُدھار کرتا ہے
۵. ساکت	ساکٹ۔ نگورا۔ بے پیر۔ بے ایمان
بدارجین	نشٹ کرتا ہے۔ برباد کرتا ہے
۷. نانک منے مانہہ	نانک منے کے معنی ہیں۔ نانک کے من۔ مانہہ کے معنی ہیں اندر، بیچ میں، نانک کے من میں

۵۔ دکھشک آپ رکھشا کرتا ہے آپ ہی اُدھار کرتا ہے۔ گورو کی شرنا گت کر کے ساد ھک کے کام سنوارتا ہے۔ آپ دیال ہو کر اپنے سیوک کے من سے بھُلا تا ساد ھو مہاتماؤں کے ست سنگ سے بھو ساگر سے پار اُتارتا ہے بے ایمان، نندہ کرنے والوں اور دُرجنوں کو لمحہ بھر میں نشٹ کر دینے کی قدرت رکھتا ہے۔ ستگورو نانک جی کہتے ہیں کہ میرے من میں اُسی مالک دوجہاں کا آسرا ہے۔ جس کے نام سمرن سے سب دُکھ دور ہو کر سُکھ پراپت ہوتا ہے۔

اوم شانتی شانتی شانتی

شوک سماچار ۲۴؍ ۶۲ء بروز منگلوار عزیز شرون کمار عرف بیلو کی بیوقت مرتیو پیہ لال کنواں گورنمنٹ ہائی سکول۔ ہر دو گرلز سکول سمیتی، وڈ ننگ کی سٹاف پولیس تھانہ نے کیرتن سبھا و باشندگان کشمیری گیٹ نیز رشتہ دار بیشمار ملنے والے ہمارے دکھ میں حصہ لے رہے ہیں اور سینکڑوں خطوط موصول ہوئے ہیں جن کا فرداً فرداً جواب دینا مشکل ہے لہٰذا ”اوم“ کے ذریعہ ہم اُن کے احسانمند ہیں
آر۔ ایس۔ گوڑ باباجو نمش، ۹۲۵ مدن گلی کشمیری گیٹ دہلی۔

صحیح تشخیص باقاعدہ علاج عمدہ دوائیں

حبِ خاص الخاص
پٹھوں کی کمزوری۔ رعشہ اور بلغم کی زیادتی کیلئے
قیمت 2 روپے

دانش
نزلہ۔ زکام اور دماغی نقص کا دور کیلئے

کیلئے
گاندھی دواخانہ 52 ڈی کملا نگر دہلی

ٹیلیفون نمبر
29929

دی سنٹرل بینک آف انڈیا لمیٹڈ

اعلان کرتے ہیں

کہ

مورخہ یکم جون 1962ء سے سیونگس بینک اکاؤنٹ پر

3% فیصدی تک سود بڑھا دیا گیا ہے

سنٹرل بینک اب آپکو بچت کیلئے زیادہ بڑھاوا دیتا ہے، سیونگس بینک پر سود شرح 2½% سے بڑھاکر 3% فیصدی کر دی گئی ہے
ٹرم ڈپیازٹس بھی 5 سال سے 3% سے 5% فیصدی شرح سود پر منظور کیئے جاتے ہیں
سود ششماہانہ ادا کیا جاتا ہے۔

این۔ کے۔ کربچیا منیجنگ ڈائریکٹر

حکیم نندلال صاحب نیوری رجسٹرڈ میڈیکل پریکٹیشنر کی
کامیاب ریسرچ

ایگزیما ٹریٹمنٹ

ایگزیما نیا ہو یا پرانا۔ خشک ہو یا پانی نکلتا ہو۔ بہت جلد ٹھیک ہو جاتا ہے۔ علاوہ ازیں ہر قسم کی جلدی امراض اور پوشیدہ زخموں کا کامیاب علاج کرانے کے لیئے مشورہ مفت طلب کریں۔

بھینس ... کی رکشا کے لیئے **رہبر حیوانی** مفت منگوائیں

خط و کتابت یا ملنے کا پتہ

پوری میڈیکل سٹور
23 مسجد روڈ مارکیٹ جنگپورہ
نئی دہلی ۱۴

اگر آپ بڑھاپے کی تکلیفات سے بچنا چاہتے ہیں اور سو سال تک تندرست رہنا چاہتے ہیں تو **رہبر صحت** مصنفہ حکیم نندلال صاحب نیوری منگوا کر مطالعہ کیجیئے۔ **رہبر صحت** میں قدرتی اصولوں سے صحت اور طاقت قائم رکھنے کے راز معلوم کیجیئے جن پر عمل کرنے سے ہزاروں لوگ صحت اور طاقت میں اضافہ کر چکے ہیں۔

قیمت دو روپیہ۔ لیکن ایک ماہ کے لیئے رعایتی قیمت صرف ڈیڑھ روپیہ۔ ڈاک خرچ علاوہ

ملنے کا پتہ:۔ رسالہ آدم اجمیری گیٹ دہلی ۶

"Suffering"
A blessing in disguise. A book of 132 Pages. Excellent printing
Price Rs 2/- رسالہ آدم دہلی سے حاصل کریں

قومی یک جہتی

بہم مل بیٹھنا بھی اک نشان کامرانی ہے
وطن کیواسطے مرنا بھی جینے کی نشانی ہے
نہیں کچھ فرق شیخ و برہمن و ہندو و سکھ میں
میرے بھارت کا باشندہ ہر اک ہندوستانی ہے

(۲)

ملا کر کندھے سے کندھا ہمیں عزم سفر کرلیں
نشان منزل مقصود پر اپنی نظر کرلیں
صحیح معنوں میں اپنے دیش کی الفت کا دم بھرلیں
چلو ہمت و استقلال سے منزل کو سر کرلیں

(۳)

ہماری یک جہتی ملک بھر میں رنگ لائیگی
فضائے امن عالم اور بہتر ہوتی جائیگی
یہ قومی ایکتا اپنی یقیناً ہند والوں کو
بہت اونچا بہت اونچا بہت اونچا اٹھائیگی

— ناز سونی پتی



خون کی خرابی کو دور کیجیے

صافی

موسم کی تبدیلی کے دنوں میں صافی کا ایک چمچہ آپ کو خون کی خرابی سے پیدا ہونے والی تمام بیماریوں سے بچائے گا۔ صافی نظام عصبی میں توازن پیدا کرتی ہے۔ خون کی نالیوں کو صاف کرتی ہے۔ داغ دھبے اور چھائیوں کو دور کرکے چہرے کو گلاب کی پنکھڑی کی طرح دلکش اور خوبصورت بناتی ہے۔





دہلی - کانپور - پٹنہ

تقدیر و تدبیر کا ایکسرے

مُصنف شری بھاگ مل جی ساہتی۔ موتیوں سے تولنے والے یہ کتاب اسم بامسمےٰ ہے اُمڑ جیون کی سپھلتا کی آئینہ دار ہونے کی وجہ سے سچ مچ شانتی اور خوشی کے لئے زندہ جاوید معلم کا حکم رکھتی ہے۔ اس کے لفظ لفظ میں اور سطر سطر میں۔ صفحہ صفحہ میں آپ کو شاہی راز ملیں گے جن کو جان کر آپ سورگی جیون سے بہرہ ور ہوں گے یہ وہ بے مثال کتاب ہے۔ جو ہزاروں جیون کے مارگ پر چلتے چلتے تھکے ماندے مسافروں کو تسلی اور آشا دے گی۔ اور لاکھوں لیست ہمت نوجوانوں کیلئے ترقی کا راستہ کھول دے گی۔ کاغذ، لکھائی چھپائی دیدہ زیب

قیمت صرف ایک روپیہ

ملنے کا پتہ:۔ رسالہ "اوم" اجمیری گیٹ دہلی ۶

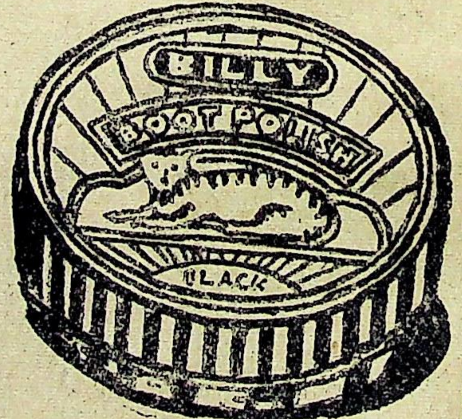
ضرورت رشتہ

گوڑ براہمن۔ منگلیگ۔ سوشیل کنیا۔ میٹرک، سلائی۔ کڑھائی۔ گھر کے کام کاج سے واقف کیلئے برسر روزگار۔ براہمن ور کی ضرورت ہے۔ جہیز کے لالچی تکلیف نہ کریں۔ ہریانہ پرانت، روہتک۔ گوڑ گانوہ۔ کرنال۔ دہلی کے اضلاع کو ترجیح دی جاوے گی۔ ضرورت مند اصحاب مندرجہ ذیل پتہ پر خط وکتابت کریں

مینجر رسالہ "اوم" ۹ اجمیری گیٹ۔ دہلی

"بچارِ الخدا" کے تمام مضامین دلچسپ اور مفید معلومات سے پُر ہیں۔ زمانہ حال کی سماجی، سیاسی اور مذہبی اداؤں پر مزاحیہ جو ایسی پُر معنی ہیں کہ کتاب شروع کر کے ختم کئے بغیر چھوڑنا آسان نہ ہوگا قیمت صرف -/2/1 روپیہ علاوہ محصول ڈاک۔ رسالہ اوم دہلی سے منگوائیں

بوٹوں کی جان اور شان



بلّی بوٹ پالش

روزانہ لاکھوں استعمال کرتے ہیں

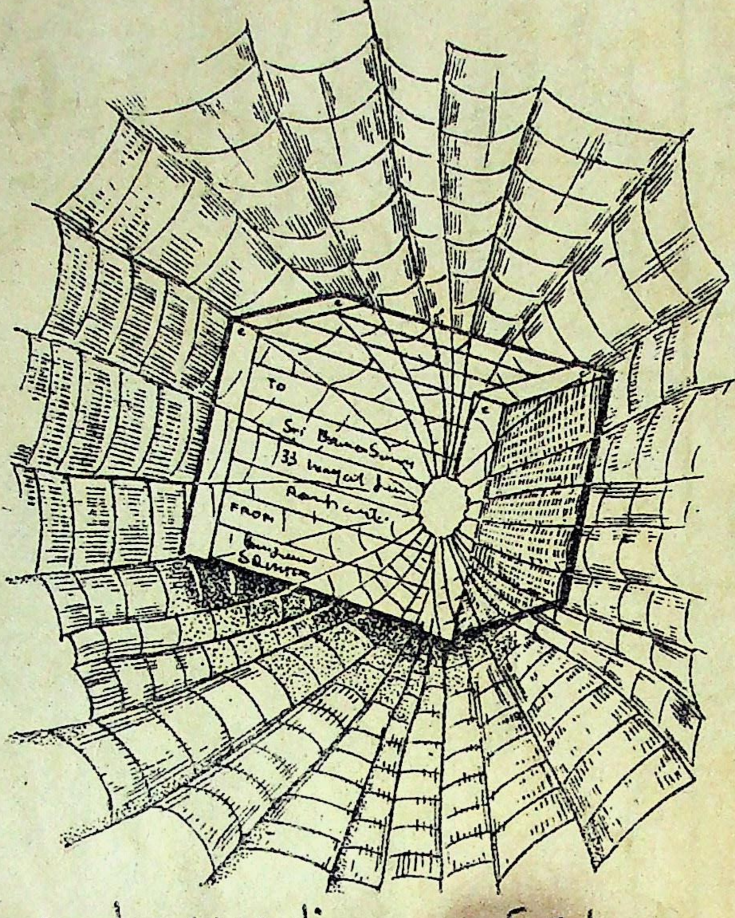
جیسے مکڑی کے جال میں پھنس جائے!

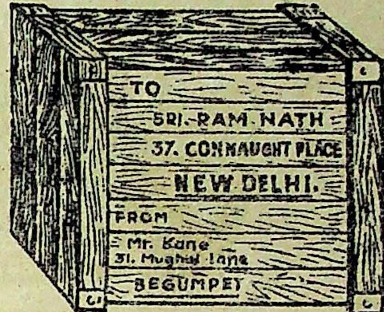
گو لفظی طور پر تو ایسا نہیں کہا جا سکتا۔ لیکن جب کسی پارسل پر نام اور پتہ صاف نہیں لکھا ہوتا۔ تو وہ نہ چاہتے ہوئے بھی ادھر ادھر بھٹکتا رہتا ہے۔

ریلوے کے بے شمار کرم چاری جو پارسل کے کام سے وابستہ ہیں۔ صدق دل سے آپ کی خدمت کرنے کی خواہش رکھتے ہوئے بھی صاف پتہ نہ ہونے کے باعث مجبور ہو جاتے ہیں۔

ہمیشہ اپنے سامان اور پارسل کا پیکنگ مقررہ تشریح کے مطابق کیجئے اور پتہ صاف اور صحیح لکھئے۔

ہمیں بہتر خدمت کرنے کا موقعہ دیجئے۔





جاری کردہ — ناردرن ریلوے

GAYWAYS/NR/102

Monthly 'OM' Delhi.
Vol. 29 JULY 1962 Regd. No. D. 84

Food Value

ADDED IN

Paljee's

RICH FRUIT CAKE



Paljee's Fruit Bars contain 11 nourishing and delicious fruits and other ingredients rich in Vitamin A 1, B 2, Niacin and Iron. They are an ideal food for you and your family. An Ideal treat in all the seasons.



Air Tight Packing
Rs. 2.25
Loose Packing
Rs. 1.75
Kishmish Packing
Rs. 1.50
Plain Packing
Rs. 1.25

PALJEE & CO., NEW DELHI-5

Title Printed at Kanwal Art Press Ajmeri Gate, Delhi 6